هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد ۱۰ | جمعۃ المبارک ۲۷؍جون ۲۰۰۳ء | ۲۷؍ربیع الثانی ۱۴۲۴ ہجری قمری ۲۷؍احسان ۱۳۸۲ ہجری شمسی | شمارہ ۲۶

کیا تجھے پسند نہیں

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک بار مجھ سے فرمایا:

''اے ابن خطاب کیا تجھے یہ بات پسند نہیں کہ قیصر و کسریٰ کو اس دنیا کی دولتیں دے دی جائیں اور ہمیں آخرت کی نعمتوں سے مالا مال کر دیا جائے۔مَیں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ، مجھے یہی پسند ہے''۔

(سنن ابن ماجه کتاب الزهد باب ضحاع آل محمد)

﴿ارشادات عالیه سیدنا حضرت مسیح موعود علیه الصلوة والسلام﴾

جو کچھ ترقی اور تبدیلی ہماری جماعت میں پائی جاتی ہے وہ زمانہ بھر میں اس وقت کسی دوسرے میں نہیں ہے۔

اصلاح ہمیشہ رفتہ رفتہ ہوتی ہے۔گھبرانا نہیں چاہئے اور اصلاح کے واسطے کوشش کرنی چاہئے۔

دل جنگ سے فتح نہیں ہوتے بلکہ اخلاق فاضلہ سے فتح ہوتے ہیں۔

کسی شخص کا یہ اعتراض پیش ہوا کہ احمدیوں نے کوئی تبدیلی پیدا نہیں کی۔بات بات پر آپس میں لڑتے جھگڑتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔فرمایا:''ایسے اعتراض باریک در باریک بُغض کی وجہ سے ہوتے ہیں۔کیا شرک گناہ اور ناپاک زندگی سے توبہ کرنا تبدیلی نہیں ہے؟ ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص بیعت کر کے جاتا ہے اس میں تبدیلی ضرور ہوتی ہے۔شاذ و نادر پر اعتراض کرنا ایمانداری نہیں ہے بلکہ قرآن شریف نے تو نکتہ چینی کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔﴿ کَذٰلِکَ کُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ ﴾ (النساء:۹۵) یعنی تم بھی تو ایسے ہی تھے۔خدا تعالیٰ نے تم پر احسان کیا۔

غور سے دیکھا جاوے تو جو کچھ ترقی اور تبدیلی ہماری جماعت میں پائی جاتی ہے۔وہ زمانہ بھر میں اس وقت کسی دوسرے شخص میں نہیں ہے۔دیکھو آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد دنیا میں کیسا طوفان ارتداد برپا ہوا تھا کہ سوائے چند ایک جگہ کے جماعت بھی نہ ہوتی تھی۔معترض کو کوئی خاص عناد اور بغض ہے اور اس نے ظلم کیا ہے اور خواہ مخواہ حملہ کیا ہے۔ورنہ ان لوگوں کی تبدیلی تو حیرت میں ڈالتی ہے۔معترض غیب دان تو ہے نہیں کہ دوسرے کے دل کے خیالات نیک و بد پر اطلاع پا سکے۔اکثر ایسا ہوتا ہے کہ انسان اندر ہی اندر تبدیلی کرتا ہے اور خدا تعالیٰ سے ایک خاص خلوص اور تعلقِ محبت رکھتا ہے مگر وہ دوسروں کی نظر سے پوشیدہ ہوتا ہے''۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحه ۵۳۶۔۵۳۷۔جدیدایڈیشن)

حضرت کی خدمت میں ایک شخص کا خط پیش ہوا کہ مَیں کئی جگہ گیا تھا اور مَیں نے آپ کی جماعت کے آدمیوں کو نماز بروقت کی پابندی میں اور باہمی اخوت کے شرائط کی پابندی میں قاصر پایا۔

فرمایا:''اصلاح ہمیشہ رفتہ رفتہ ہوتی ہے۔ بعض مستعجل لوگ ہیں جو نکتہ چینی پر جلدی کرتے ہیں۔اخلاص اور ثباتِ قدم خدا تعالیٰ کا ایک فضل ہے اور اس سلسلہ میں داخل ہونا بھی اللہ تعالیٰ کا ایک فضل ہے۔ بہت لوگ ایسے ہیں جنہوں نے داخلہ کے فضل کی توفیق پائی اور ثباتِ قدم اور اخلاص کی توفیق کے حاصل کرنے کے واسطے ہنوز وہ منتظر ہیں۔ہر ایک شخص کو چاہئے کہ وہ اپنی ذات کو دیکھے۔کیا وہ جس دن اس سلسلہ میں داخل ہوا اس دن اس کی حالت وہ تھی جو آج اس کی ہے۔ہر ایک آدمی رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے اور کمزوریاں آہستہ آہستہ دور ہو جاتی ہیں،گھبرانا نہیں چاہئے اور اصلاح کے واسطے کوشش کرنی چاہئے۔اپنے بھائی کو حقارت سے نہ دیکھو بلکہ اس کے واسطے دعا کرو۔اس کے ساتھ لڑائی نہ کرو بلکہ اس کی اصلاح کی فکر کرو''۔(ملفوظات جلد پنجم صفحه ۲۴۳ جدید ایڈیشن)

فرمایا:''تم یاد رکھو کہ نرمی عمدہ صفت ہے۔نرمی کے بغیر کام چل نہیں سکتا۔فتح جنگ سے نہیں۔جنگ سے اگر کسی کو نقصان پہنچا دیا تو کیا کیا؟ چاہئے کہ دلوں کو فتح کرو۔اور دل جنگ سے فتح نہیں ہوتے بلکہ اخلاق فاضلہ سے فتح ہوتے ہیں۔اگر انسان خدا کے واسطے دشمنوں کی اذیتوں پر صبر کرنے والا ہو جاوے تو آخر ایک دن ایسا بھی آ جاتا ہے کہ خود دشمن کے دل میں ایک خیال پیدا ہو جاتا ہے اور اثر ہوتا ہے۔اور جب وہ برکات، فیوض اور نصرتِ الٰہی کو دیکھتا ہے اور اخلاقِ فاضلہ کا برتاؤ دیکھتا ہے تو خود بخود اس کے دل میں ایسا خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ اگر یہ شخص جھوٹا ہی ہوتا اور خدا تعالیٰ پر افتراء کرنے والا ہی ہوتا تو اس کی یہ نصرت اور تائید تو ہرگز نہ ہوتی''۔(ملفوظات جلد پنجم صفحه ۲۱۰ جدید ایڈیشن)

دعا کے لئے بنیادی چیز صبر ہے۔ اللہ تعالیٰ سمیع و علیم ہے۔

(قرآن مجید ،احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت السمیع کا تذکرہ)

رواں مالی سال کے آخری مہینہ کے حوالہ سے احباب کو صحیح آمد کے مطابق بجٹ بنانے ،شرح کے مطابق چندہ ادا کرنے ،قول سدید سے کام لینے اور اللہ کے فضلوں کو سامنے رکھتے ہوئے ادائیگیاں کرنے کی نصائح

اگر اللہ تعالیٰ سے ہمارے سودے صاف ہوں گے تو وہ ہماری نیک نیتوں کو دیکھتے ہوئے ہماری دعاؤں کو زیادہ سنے گا

(خلاصه خطبه جمعه ۶؍جون ۲۰۰۳ء)

(لندن۔۶؍جون) : سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا ۔تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ البقرہ کی

آیت ۱۲۸ کی تلاوت کی اور فرمایا کہ آج سے اللہ تعالیٰ کی صفت سمیع سے متعلق خطبات شروع ہوں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے سمیع کے لغوی معانی بیان کرتے ہوئے علامہ راغب کے حوالہ سے بتایا کہ علامہ راغب نے اللہ تعالیٰ کے بارہ میں جب سمیع کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس کے بارہ میں لکھا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف اَلسَّمْعُ کا لفظ منسوب کرتے ہیں تو اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا سنائی جانے والی اشیاء کے بارے میں علم ہونا اور ان کے بارہ میں جزا دینے کا ارادہ کرنا ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جیسا کہ اس تعریف سے ظاہر ہے بعض دفعہ بعض جلد باز یہ دھوکہ کھا جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو بہت پکارا، بہت دعا کی لیکن ہماری دعا سنی نہیں گئی۔ ہماری پکار سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کو اس بات کا علم ہے کہ ہمیں کس چیز کی ضرورت ہے۔ یا جو چیز ہم مانگ رہے ہیں، جس چیز کے لئے ہم دعا کر رہے ہیں اس کی اس حالت میں ضرورت ہے بھی یا نہیں۔ تو یہ بات دعا کرتے ہوئے ہر وقت مدنظر رہنی چاہئے کہ جہاں وہ سمیع ہے، علیم بھی ہے۔ ہمارا کام صرف مانگنا ہے اور اکثر جب ہماری فریادوں کو اللہ تعالیٰ سنتا ہے وہاں اگر اپنے بندے کی کسی دعا کو اس صورت میں جس میں کہ بندہ مانگ رہا ہے ردّ بھی کر دیتا ہے تو اسے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ بڑی بنیادی چیز دعا مانگنے کے لئے صبر ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت ۱۲۸ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ انبیاء ہی کی شان ہے کہ وہ کام کے ساتھ ساتھ دُعائیں بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ لوگ تھوڑا سا کام کرتے ہیں تو فخر کرنے لگ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے بڑی بڑی قربانیاں کی ہیں۔ مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھو یہ کتنی بڑی قربانی تھی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے کی۔ مگر اس کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے اور کہتے ہیں کہ ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا﴾ اے اللہ! ہم ایک حقیر ہدیہ تیرے حضور لائے ہیں، تُو اپنے فضل سے چشم پوشی فرما کر اسے قبول فرمالے۔ اور پھر کتنے تکلّف سے قبول کرنے کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: تَقَبَّلْ باب تفعّل سے ہے اور تفعّل میں تکلّف کے معنے پائے جاتے ہیں۔ پس وہ کہتے ہیں کہ تُو خود ہی رحم کر کے اس قربانی کو قبول فرمالے۔ حالانکہ یہ اتنی بڑی قربانی تھی کہ اس کی دنیا میں نظیر نہیں ملتی۔ مگر دُعا یہ کرتے ہیں کہ الٰہی یہ چیز تیرے حضور پیش کرنے کے قابل تو نہیں مگر تُو ہی اسے قبول فرمالے۔ یہ کتنا بڑا تذلّل ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اختیار فرمایا۔ اور درحقیقت قلب کی یہی کیفیت ہے جو انسان کو اونچا کرتی ہے۔ ورنہ اینٹیں تو ہر شخص لگا سکتا ہے۔ مگر ابراہیمی دل ہو تب وہ نعمت میسر آتی ہے جو خدا تعالیٰ نے اُنہیں عطا فرمائی۔ پس انسان کو چاہیے کہ وہ ﴿رَبَّنَا تقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ﴾ کہے۔ لیکن افسوس ہے کہ لوگ ﴿رَبَّنَا تقَبَّلْ مِنَّا﴾ کہنے کی بجائے یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ ہماری قدر نہیں کی جاتی۔ لیکن حضرت ابراہیمؑ کا نمونہ یہ ہے کہ وہ قربانیاں بھی کرتے ہیں مگر ساتھ ہی یہ کہتے جاتے ہیں کہ اے خدا! ہماری قربانی اس قابل نہیں کہ تیرے حضور پیش کی جا سکے۔ تیری ہستی نہایت اعلیٰ وارفع ہے۔ ہاں ہم امید رکھتے ہیں کہ تو چشم پوشی سے کام لیتے ہوئے اسے قبول فرمالے گا۔ تیرا نام سمیع ہے اور تُو دعاؤں کو سننے والا ہے۔ ہماری یہ قربانی قبول کرنے کے لائق تو نہیں مگر تُو جانتا ہے کہ ہمارے پاس اس سے زیادہ اور کچھ چیز نہیں جو تیرے سامنے پیش کریں۔ ایک طرف تیرا سمیع ہونا چاہتا ہے کہ تُو ہم پر رحم کرے اور دوسری طرف تیرا علیم ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ تُو جانتا ہے کہ ہمارے جیسے نے کیا قربانی کرنی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے بعض ارشادات بھی اس ضمن میں پڑھ کر سنائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس مسجد (خانہ کعبہ) کی تعمیر کے وقت سات دعائیں کی ہیں قرآن کریم میں ان دعاؤں اور ان کی قبولیت کا بھی ذکر ہے۔

اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ’’دعاؤں سے کبھی گھبرانا نہیں چاہا۔ ان کے نتائج عرصہ دراز کے بعد بھی ظہور پذیر ہوتے ہیں لیکن مومن کبھی تھکتا نہیں۔ قرآن شریف میں دعاؤں کے نمونے موجود ہیں۔ ان میں سے ایک ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے وہ اپنی اولاد کیلئے کیا خواہش کرتے ہیں: ﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ﴾۔ اِس دعا پر غور کرو حضرت ابراہیمؑ کی دعا روحانی خواہشوں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ آپ کے تعلقات، بنی نوع انسان کی بھلائی کے جذبات کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے۔ وہ دعا مانگ سکتے تھے کہ میری اولاد کو بھی بادشاہ بنادے مگر وہ کیا کہتے ہیں: اے ہمارے رَبّ! میری اولاد میں انہیں میں ایک رسول معبوث فرما۔ اس کا کام کیا ہو؟ وہ ان پر تیری آیات تلاوت کرے اور اس قدر قوتِ قدسی رکھتا ہو کہ وہ ان کو پاک و مطہر کرے اور ان کو کتاب اللہ کے حقائق وحِکم سے آگاہ کرے۔ اسرارِ شریعت ان پر کھولے۔

پس یہ ایسی عظیم الشان دُعا ہے کہ کوئی دعا اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی اور ابتدائے آفرینش سے جن لوگوں کے حالاتِ زندگی ہمیں مل سکتے ہیں۔ کسی کی زندگی میں یہ دعا پائی نہیں جاتی۔ حضرت ابراہیمؑ کی عالی ہمتی کا اس سے خوب پتہ چلتا ہے۔

پھر اس دعا کا نتیجہ کیا ہوا اور کب ہوا۔ عرصہ دراز کے بعد اس دعا کے نتیجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا انسان پیدا ہوا اور وہ دُنیا کے لئے ہادی اور مصلح ٹھہرا۔ قیامت تک رسول ہوا اور پھر وہ کتاب لایا جس کا نام قرآن ہے اور جس سے بڑھ کر کوئی رُشد، نُور اور شفا نہیں ہے۔‘‘

حضور انور ایدہ اللہ نے صفت السمیع کے بارے میں چند احادیث اور اقتباسات پیش فرمائے۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیت دعا کے بعض نمونے بھی پڑھ کر سنائے۔ جن میں عبدالرحیم خان صاحب کی غیر معمولی شفایابی اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی آنکھوں کی تکلیف کے دور ہونے کے ایمان افروز واقعات شامل ہیں۔

خطبہ کے آخر پر حضور نے فرمایا کہ یہ مہینہ مالی سال کا آخری مہینہ ہے۔ حضور نے چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ کے حوالہ سے فرمایا کہ مجموعی طور پر تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی مجھے ایسی فکر کی بات نہیں۔ جہاں ہمیشہ اللہ تعالیٰ نے سلوک کیا ہے وہ آئندہ بھی انشاء اللہ ہم سے وہی سلوک کرے گا اور خود ہمارا کفیل ہوگا۔ اور ہماری ہر ضرورت کو پورا کرنے والا ہوگا۔ اس بارہ میں تو ذرّہ بھی کوئی شک نہیں۔ لیکن بعض انفرادی لوگوں کو توجہ دلانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس ضمن میں یہ مَیں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کی تین صورتیں ہوتی ہیں کہ شروع میں بعض لوگ تشخیص صحیح نہیں کرواتے۔ کس وجہ سے؟ وہ بہتر جانتے ہیں۔ کسی پر مَیں بدظنی نہیں کرتا۔ اس صورت میں ان سے درخواست ہے کہ وہ اب اس سال کے آخری مہینہ میں بھی اپنی صحیح آمد کے مطابق اپنا بجٹ بنوائیں۔

دوسرے صحیح بجٹ تو بنواتے ہیں لیکن بعض حالات ایسے آگئے کسی ایسے کرائسس (Crises) میں آگئے کہ چندوں کی ادائیگی نہیں کر سکے اور باوجود بہت کوشش کے، نیک نیتی کے، بہت مشکل میں گرفتار ہیں۔ تو ایسے لوگوں سے درخواست ہے کہ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا تھا کہ آپ درخواست دیں، نظام جماعت کو، خلیفہ وقت کو۔ تو جو ایسی صورت میں ہیں ان کو جس شرح سے بھی وہ دینا چاہتے ہیں اس کے مطابق دیا جائے گا۔ یا اگر معاف کروانا چاہتے ہیں تو معاف ہو جائے گا۔ لیکن قول سدید سے کام لینا چاہئے۔ اور اب مَیں بھی یہی کہتا ہوں کہ جو بھی درخواستوں آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی خواہش کے مطابق، حالات کے مطابق ان کو اسی طرح Treat کیا جائے گا۔

تیسری صورت یہ ہوتی ہے کہ اگر شروع میں بجٹ جو بھی بنا اور اس کے بعد اگر حالات بہتر ہوئے تو بجائے اس کے کہ صرف بجٹ کے مطابق ادائیگی ہو جس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوئے ان کے مطابق اپنی ادائیگی کرنے کی طرف توجہ کریں۔ کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ سے ہمارے سودے صاف ہوں گے تو وہ سمیع اور علیم خدا ہے، ہمارے حالات سے باخبر ہے۔ ہماری نیک نیتی کو دیکھتے ہوئے ہماری دعاؤں کو زیادہ سنے گا اور سب سے زیادہ اگر ہمیں کسی چیز کی ضرورت ہے اس وقت، اس زمانہ میں اور اپنی ذات کے لئے بھی تو وہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے اور اس کے حضور عاجزانہ دعائیں ہیں جو اس کے حضور قبولیت کا شرف پائیں۔ تو میری یہ درخواست ہے کہ دعاؤں کی قبولیت کے لئے بھی یہ بہت ضروری ہے کہ اپنے ہر قسم کے معاملات خدا تعالیٰ سے صاف رکھیں۔

آؤ اپنے عہد کے مامور کی باتیں کریں

آؤ اپنے عہد کے مامور کی باتیں کریں
وادیٔ ایمن میں بیٹھیں طُور کی باتیں کریں

اک جہاں ہے ظلمت چاہِ ضلالت میں اسیر
نار سے اس کو نکالیں نور کی باتیں کریں

ہر غلط فہمی کو ان کی دور کرنے کے لئے
مہدیٔ موعود کے منشور کی باتیں کریں

خوف باطل کا نہ ہو اعلائے حق کی راہ میں
دار پر بھی حضرتِ منصور کی باتیں کریں

وہ جو تھا دستور دیں خیر القروں کے دور میں
عہد حاضر میں اُسی دستور کی باتیں کریں

گرچہ ہے سیلِ حوادث رہزنِ تسکینِ دل
غم سے گزریں حضرتِ مسرور کی باتیں کریں

اک نگاہ لطف کی ہے آرزو خاکی مجھے
آپ ان سے طالب مہجور کی باتیں کریں

(عبدالرحمٰن خاکی ۔ مرحوم)

(نوٹ: منصور اور مسرور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامی نام ہیں)

سو سال پہلے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات طیبہ سے ۱۹۰۳ء کے الہامات، کشوف اور سیرت کے بعض دلنشیں واقعات کا انتخاب

یکم جنوری ۱۹۰۳ء

عظیم الشان پیشگوئی کی صورت میں ہدیہ عید

فجر کی نماز کے وقت حضرت اقدس مسیح موعود نے تشریف لاتے ہی رویا سنائی اور فرمایا کہ ان کو آج ہی شائع کر دیا جائے چنانچہ اسی روز یہ اشتہار شائع کر دیا گیا۔

'' اول ایک خفیف خواب جو کشف کے رنگ میں تھا مجھے دکھایا گیا کہ میں نے ایک لباس فاخرہ پہنا ہوا ہے۔اور چہرہ چمک رہا ہے پھر وہ کشفی حالت وحی الٰہی کی طرف منتقل ہوگئی چنانچہ وہ تمام فقرات وحی الٰہی کے جو بعض اس کشف سے پہلے اور بعض بعد میں تھے ذیل میں لکھے جاتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

ترجمہ :۔ خدا جو رحمان ہے تری سچائی کو ظاہر کرنے کے لئے کچھ ظہور میں لائے گا خدا کا امر آ رہا ہے۔تم جلدی نہ کرو یہ ایک خوشخبری ہے (۔) صبح پانچ بجے کا وقت تھا یکم جنوری ۱۹۰۳ء و یکم شوال ۱۳۲۰ھ روز عید جب میرے خدا نے مجھے یہ خوشخبری دی۔

نوٹ :۔ چونکہ ہمارے ملک میں یہ رسم ہے کہ عید کے دن صبح ہوتے ہی ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجا کرتے ہیں۔ سو میرے خداوند نے سب سے پہلے یعنی قبل از صبح پانچ بجے مجھے اس عظیم الشان پیشگوئی کا ہدیہ بھیج دیا۔(ملفوظات جلد دوم ص ۲۲۶ جدید ایڈیشن)

عیدالفطر کا حال

یکم جنوری حضرت مسیح موعود نے نماز عید سے پیشتر احباب کے لئے میٹھے چاول تیار کروائے اور سب احباب نے مل کر تناول فرمائے۔ گیارہ بجے کے قریب خدا کا برگزیدہ سادے لباس میں ایک چوغہ زیب تن کئے مسجد اقصیٰ میں تشریف لایا جس قدر احباب تھے انہوں نے دوڑ کر حضرت اقدس کی دست بوسی کی اور عید کی مبارک باد دی۔

اتنے میں حکیم نورالدین صاحب تشریف لائے اور آپ نے عید کی نماز پڑھائی اور ہر دو رکعت میں سورۃ فاتحہ سے پیشتر سات اور پانچ تکبیریں کہیں اور ہر تکبیر کے ساتھ حضرت اقدس نے گوش مبارک تک حسب دستور اپنے ہاتھ اٹھائے۔

ظہر کے وقت حضرت اقدس تشریف لائے تو کمر کے گرد ایک صافہ لپٹا ہوا تھا۔ فرمایا کہ: کچھ شکایت درد گردہ کی شروع ہو رہی ہے اس لئے میں نے باندھ لیا ہے ذرا غنودگی ہوئی تھی اس میں الہام ہوا ہے۔

تا عود صحت۔

فرمایا کہ: صحت تو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتی ہے جب تک وہ ارادہ نہ کرے کیا ہو سکتا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص ۲۲۷ جدید ایڈیشن)

۱۰؍جنوری ۱۹۰۳ء۔

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے مباحثہ مد میں کہا تھا کہ (حضرت) مرزا صاحب کی کوئی پیشگوئی سچی ثابت نہیں ہوئی اور اس کے جواب میں حضرت اقدس نے تحریر فرمایا کہ:

'' ہم ان (مولوی ثناء اللہ صاحب) کو مدعو کرتے ہیں کہ وہ تحقیق کے لئے قادیان آویں اور تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کریں۔''

مولوی صاحب اس سلسلہ میں ۱۰؍جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان پہنچے اور حضرت مسیح موعودؑ کے پاس ٹھہرنے کی بجائے سلسلہ احمدیہ کے اشد ترین مخالف آریوں کے مندر میں قیام پذیر ہوئے اور حضرت اقدس کو ایک خط کے ذریعے مناظرہ کی دعوت دی۔

۱۱؍جنوری۔ حضور اقدس نے مولوی ثناء اللہ کے خط میں تحقیق حق کے لئے طریق تجویز فرمائے مگر انہوں نے گریز کیا اور واپس امرتسر چلے گئے اور اس طرح حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی وہ پیشگوئی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب قادیان میں تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کے لئے ہرگز میرے پاس نہیں آئیں گے پوری ہوگئی۔

۱۴؍جنوری ۱۹۰۳ء۔ فجر کے وقت فرمایا:

'' میں کتاب تو ختم کر چکا ہوں رات آدھی رات تک بیٹھا رہا۔ نیت تو ساری کی تھی مگر کام جلدی ہی ہو گیا اس لئے سو رہا اس کا نام '' مواہب الرحمٰن '' رکھا ہے۔

قادیان سے لاہور

۱۵؍جنوری ۱۹۰۳ء۔

مولوی کرم دین بھیں کے دائر کردہ مقدمہ کی تاریخ ۱۷؍جنوری مقرر تھی اس لئے حضرت مسیح موعود ۱۵؍جنوری کو قادیان سے روانہ ہوئے اور امرتسر سے بذریعہ گاڑی لاہور پہنچے۔ لاہور میں دہلی دروازہ کے باہر میاں چراغ دین صاحب رئیس لاہور کے ایک نئے مکان میں قیام فرمایا رات یہاں گزاری اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہام کیا اُرِیْکَ بَرَکَاتٍ مِنْ کُلِّ طَرَف (میں تجھے ہر ایک جانب سے برکتیں دوں گا) یہاں تقریباً چالیس افراد بیعت میں داخل ہوئے۔

سفر جہلم

۱۶؍جنوری۔ حضرت مسیح موعودؑ بذریعہ ریل گاڑی جہلم کی طرف روانہ ہوئے۔ لاہور سے جہلم تک راستہ کے تمام سٹیشنوں یعنی لاہور گوجرانوالہ' وزیرآباد' گجرات' لالہ موسیٰ اور جہلم پر مشتاقان زیارت کا ہر جگہ ہجوم تھا۔ ہر شخص آپ کے چہرہ مبارک پر ایک نظر ڈالنے کے لئے بے چین ہو رہا تھا۔ گاڑی دو بجے جہلم پہنچی۔ شائقین کی تڑپ دیکھ کر حضرت اقدس کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ حضور دو ایک منٹ کے لئے گاڑی کے دروازہ میں کھڑے ہو کر اپنے منور چہرہ کی زیارت کرا دیں۔

چنانچہ حضور نے یہ درخواست قبول فرما لی اور زائرین حضور کے دیدار سے مشرف ہوئے۔ شہر جہلم کی یہ حالت تھی کہ حضرت اقدس کی تشریف آوری کا علم پا کر لوگ سڑکوں' مکانوں کی چھتوں اور درختوں پر جمع تھے اس روز حضرت اقدس میں اس قدر جذب مقناطیسی تھا اور چہرہ پر اس قدر نور برس رہا تھا کہ جس شخص کی نظر پڑتی تھی وہ الگ ہونے کا نام نہ لیتا تھا۔ جہلم میں حضور جب قیامگاہ پر پہنچے تو زیارت کرنے والوں کا زبردست ہجوم تھا چنانچہ مشتاقان دیدار کی آرزو پوری کرنے کے لئے حضور تھوڑی دیر کے لئے مکان کی چھت پر تشریف لے گئے اور کرسی پر رونق افروز ہو گئے۔

جہلم میں مصروفیات

۱۷؍جنوری۔ عدالت میں پیشی تھی۔ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب بھی اس سفر میں حضور کے ہمراہ تھے۔ عدالت میں ہزارہا لوگ جمع ہو گئے جب مقدمہ عدالت میں پیش ہوا تو حضرت اقدس کو دیکھتے ہی لالہ سنسار چند مجسٹریٹ درجہ اول تعظیماً کھڑا ہو گیا۔ مجسٹریٹ نے فریقین کے دلائل سننے کے بعد مقدمہ خارج کر دیا۔

کچہری سے واپسی پر سینکڑوں مردوں اور عورتوں نے بیعت کی لوگوں نے بہت ارادت اور انکسار سے نذرانے دئے تحفے پیش کئے۔ جہلم میں دس ہزار سے زائد افراد نے آپ سے ملاقات کی اور ایسے انکسار کی حالت میں تھے کہ گویا سجدے کرتے تھے۔ اس طرح حضور کا الہام '' میں تجھے ہر ایک پہلو سے برکتیں دوں گا '' بڑی شان سے پورا ہوا۔

۱۸؍جنوری۔ سورج طلوع ہوتے ہی حضور سے درخواست کی گئی کہ لوگ بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ پھر بیعت کا سلسلہ شروع ہوا جو کئی گھنٹے تک جاری رہا۔ ابھی بیعت کرنے والوں کی کثیر تعداد باقی تھی کہ عرض کیا گیا کہ مستورات بھی بیعت کے لئے جمع ہیں۔ چنانچہ حضور اندر تشریف لے گئے اور بیعت لی بعد ازاں پھر مردوں کی بیعت ہونے لگی۔ کچھ وقت بعد پھر درخواست پہنچی کہ چند مستورات آئی ہیں اور بیعت کرنا چاہتی ہیں چنانچہ حضرت اقدس دوبارہ زنان خانہ تشریف لے گئے۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم ص ۲۶۸)

۱۹؍جنوری۔ حضور لاہور سے بٹالہ پہنچے اور اپنے صحابہؓ سمیت بخیریت وارد قادیان ہوئے۔

جہلم سے واپسی کے بعد عدالت نے حسب اعلان ۱۹؍جنوری ۱۹۰۳ء کو فیصلہ سناتے ہوئے حضرت مسیح موعود کو مولوی کرم دین کے مقدمہ سے بری قرار دے دیا۔

ایک مبشر کشف

حضرت اقدس نے عشاء سے پیشتر یہ رؤیا سنائی کہ میں مصر کے دریائے نیل پر کھڑا ہوں اور میرے ساتھ بہت سے بنی اسرائیل ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھاگے چلے آتے ہیں۔ نظر اٹھا کر پیچھے دیکھا تو معلوم ہوا کہ فرعون ایک لشکر کثیر کے ساتھ ہمارے تعاقب میں ہے اور اس کے ساتھ بہت سامان مثل گھوڑے و گاڑیوں و رتھوں کے ہے اور وہ ہمارے بہت قریب آ گیا ہے۔ مرے ساتھی بنی اسرائیل بہت گھبرائے ہوئے ہیں اور اکثر ان میں سے بے دل ہو گئے ہیں اور بلند آواز سے چلاتے ہیں کہ ہم پکڑے گئے تو میں نے بلند آواز سے کہا: نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا میرا رب میرے ساتھ ہے۔ وہ ضرور میرے لئے رستہ نکالے گا۔

اللہ ہمارا وکیل

۲۳؍جنوری۔ ایک عرب کی طرف سے ایک خط حضرت کی خدمت میں آیا جس میں لکھا تھا کہ اگر آپ ایک ہزار روپیہ مجھے بھیج کر اپنا وکیل یہاں مقرر کر دیں تو میں آپ کے مشن کی اشاعت کروں گا۔ حضرت اقدس نے فرمایا ان کو لکھ دو ہمیں کسی وکیل کی ضرورت نہیں ایک ہی ہمارا وکیل ہے۔ جو عرصہ بائیس سال سے اشاعت کر رہا ہے اس کے ہوتے ہوئے کسی اور کی کیا ضرورت ہے اور اس نے کہہ بھی رکھا ہے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ (کیا اللہ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں)

۲۸؍جنوری۔ مولوی کرم دین کی طرف سے جہلم میں حضرت مسیح موعودؑ پر دوسرا مقدمہ کر دیا گیا۔

حضور کے ہاں صاحبزادی امتہ النصیر بیگم صاحبہ کی ولادت ہوئی جس کے متعلق الہام ہوا تھا غاسق اللہ یعنی زندہ نہ رہے گی چنانچہ وہ ۳؍دسمبر ۱۹۰۳ء کو انتقال کر گئیں۔

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کابل سے روانہ ہو کر غالباً ۱۹۰۲ء میں قادیان پہنچے تھے اور حضرت اقدس کو دیکھ کر آپ کے عشق و محبت میں بالکل محو ہو گئے کئی ماہ قادیان میں قیام فرمایا حضرت مسیح موعود کے سفر جہلم میں حضور کے ہمراہ تھے۔

☆ الہام ہوا: سَاُکْرِمُکَ اِکْرَامًا عَجَبًا

ترجمہ: میں نہایت شاندار طور پر تیرا اکرام کروں گا۔

زار روس کے عصا کی بشارت

۳۰؍جنوری۔ حضور کو ایک رویا کے ذریعے زار روس کا عصا ملنے کی بشارت دی گئی۔

حضور نے اس رویا کی تفصیل بایں الفاظ بیان فرمائی۔ '' دیکھتا ہوں کہ زار روس کا سونٹا میرے ہاتھ میں ہے اور ایک عجیب سیاہ رنگ کا ہے جیسے انگریزی کارخانوں میں روغنی چیزیں بہت عمدہ اور نفیس بنا کرتی ہیں اور یہ حصہ اس کا لوہے کا ہے۔ اس سوٹے میں ایک یا دو نالی بندوق کی بھی ہیں۔ لیکن اس ترکیب سے بنی ہوئی ہیں کہ سونٹے میں مخفی ہیں اور جب چاہو تو اس سے کام بھی لے سکتے ہیں۔''

'' پھر دیکھا کہ خوارزم بادشاہ جو بوعلی سینا کے وقت میں تھا اس کی تیر کمان میرے ہاتھ میں ہے بوعلی سینا

بھی پاس ہی کھڑا ہے اور اس تیر کمان سے میں نے ایک شیر کو بھی شکار کیا''۔

نافلہ کی بشارت

۳۱/جنوری -عربی عبارت کا ترجمہ:

''اللہ تعالیٰ کو حمد وثناء ہے جس نے پیرانہ سالی میں چار لڑکے مجھے دئے اور اپنا وعدہ پورا کیا............ (اور) پانچواں لڑکا جو چار کے علاوہ ہے بطور نافلہ پید اہونے والا تھا اس کی خدانے مجھے بشارت دی کہ وہ کسی وقت ضرور پیدا ہوگا-(تذکرہ ۴۵۹)

افراد جماعت کے لئے

سب سے بڑا فائدہ

۱۵/فروری - فرمایا ! جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں ان کو سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں۔ دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کرسکتی ہے۔اور مردہ کو زندہ کرسکتی ہےاس میں بڑی تاثیریں ہیں۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۱۰۰ ۔جدید ایڈیشن)

بیت الدعا کی بنیاد

۱۳/مارچ- حضرت مسیح موعودؑ نے جمعہ کے بعد بیت الفکر کے ساتھ غربی جانب ایک کمرہ کی بنیاد رکھی جس کا نام بیت الدعا تجویز فرمایا حضور نے ایک دفعہ اپنے مخلص صحابی حضرت مفتی محمد صادقؓ سے فرمایا ''ہم نے سوچا کہ عمر کا اعتبار نہیں ہے ستر سال کے قریب عمر سے گزر چکے ہیں-موت کا وقت معلوم نہیں خدا جانے کس وقت آ جائے اور کام ہمارا ابھی بہت باقی پڑا ہے- ادھر قلم کی طاقت کمزور ثابت ہوئی ہے- رہی سیف اس کے واسطے خدا تعالیٰ کا اذن اور منشاء نہیں ہے لہٰذا ہم نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے- اور اسی سے قوت پانے کے واسطے ایک الگ حجرہ بنایا- اور خدا سے دعا کی کہ اس مسجد البیت اور بیت الدعا کو امن اور سلامتی اور اعداء پر بذریعہ دلائل نیرہ اور براہین ساطعہ کے فتح کا گھر بنا۔(تاریخ احمدیت جلد دوم ص ۳۰۱)

منارۃ المسیح کی بنیاد

۱۳/مارچ- اس روز منارۃ المسیح کی بنیادی اینٹ بھی رکھی گئی (۱۳/ذوالحجہ ۱۳۲۰ھ) حضور کی دعا کردہ اینٹ حضرت فضل الٰہی صاحبؓ نے بنیاد میں رکھی۔

بعد نماز جمعہ حضرت مسیح موعود کے حضور مکرم دوست حکیم فضل الٰہی صاحب لاہوری - مرزا خدا بخش صاحب- شیخ مولا بخش صاحب- قاضی ضیاء الدین صاحب وغیرہ احباب نے عرض کی کہ حضور منارۃ المسیح کی بنیادی اینٹ حضور کے دست مبارک سے رکھی جاوے تو بہت ہی مناسب ہے-فرمایا کہ:-

ہمیں تو ابھی تک معلوم بھی نہیں کہ آج اس کی بنیاد رکھی جاوے گی- اب آپ اینٹ لے آئیں میں اس پر دعا کروں گا اور پھر جہاں میں کہوں وہاں آپ جا کر رکھ دیں- چنانچہ حکیم فضل الٰہی صاحب اینٹ لے آئے اعلیٰ حضرت نے اس کو ران مبارک پر رکھ لیا اور بڑی دیر تک آپ نے لمبی دعا کی معلوم نہیں آپ نے کیسی کیسی اور کس کس جوش سے دعائیں اسلام کی عظمت و جلال کے اظہار اور اس کی روشنی کے کل اقطاع و اقطار عالم میں پھیل جانے کی کی ہوں گی- وہ وقت قبولیت دعا کا معلوم ہوتا تھا- جمعہ کا مبارک دن اور حضرت مسیح موعود منارۃ المسیح کی بنیادی اینٹ رکھنے سے پہلے اس کے لئے دلی جوش کے ساتھ دعائیں مانگ رہے ہیں۔ دعا کے بعد آپ نے اس اینٹ پر دم کیا اور حکیم فضل الٰہی صاحب کو دی کہ آپ اس کو منارۃ المسیح کے مغربی حصہ میں رکھ دیں-غرض اس عظیم الشان مینار کی بنیاد خدا کے برگزیدہ اور مسیح موعود کے ہاتھ سے ۱۳/مارچ ۱۹۰۳ء کو رکھ دی گئی-

(ملفوظات جلد سوم ص ۱۵۵ جدید ایڈیشن)

پنجابی میں الہام

مئی ۱۹۰۳ء-الہام ''جے تو میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو'' (الحکم ۱۰/مئی ۱۹۰۳ء)

فرمایا: مجھے خواب میں دو دفعہ پنجابی مصرعہ بتلائے گئے ایک تو یہی جو بیان ہوا- اور ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے اس میں ایک مجذوب (جس میں محبت الٰہی کا جذبہ ہو) میری طرف آرہا ہے جب میرے پاس پہنچا تو اس نے یہ پڑھا- عشق الٰہی وسّے منہ پرولیاں ایہہ نشانی-(تذکرہ ص ۴۷۱)

اکرام ضیف

۴/مئی- بوقت سیر مہمانوں کے انتظام مہمان نوازی کی نسبت ذکر ہوا فرمایا:-''میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے۔ اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے- اس سے پیشتر میں نے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتا تھا مگر جب سے بیماری نے ترقی کی اور پرہیزی کھانا کھانا پڑا تو پھر وہ التزام نہ رہا ساتھ ہی مہمانوں کی کثرت اس قدر ہوگئی کہ جگہ کافی نہ ہوتی تھی اس لئے بمجبوری علیحدگی ہوئی ہماری طرف سے ہر ایک کو اجازت ہے کہ اپنی تکلیف کو پیش کر دیا کرے بعض لوگ بیمار ہوتے ہیں- ان کے واسطے الگ کھانے کا انتظام ہوسکتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۹۲ ۔جدید ایڈیشن)

تعلیم الاسلام کالج کا افتتاح

۲۸/مئی-تعلیم الاسلام کالج کی بنیاد رکھی گئی۔

افتتاحی اجلاس حضرت مولوی نورالدین صاحب کی صدارت میں ہوا حضرت مسیح موعودؑ نے بیت الدعا میں اس کالج کے لئے دعا کی- حضرت مولوی شیر علی صاحب اس کے پہلے پرنسپل تھے-

اس کی قدرے تفصیل حسب ذیل ہے کہ صبح ساڑھے چھ بجے تعلیم الاسلام کالج کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی- حضرت مسیح موعود خرابی صحت کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے حضرت اقدس کا پیغام سنایا آپ نے فرمایا

''حضرت اقدس نے مجھے ایک پیغام دے کر روانہ کیا ہے- میں نے خلیفۃ اللہ کی خدمت میں تشریف آوری کے واسطے عرض کی تھی آپ نے فرمایا کہ میں اس وقت بیمار ہوں حتیٰ کہ چلنے سے بھی معذور ہوں لیکن وہاں حاضر ہونے سے بہت بہتر کام یہاں کرسکتا ہوں کہ ادھر جس وقت افتتاح کا جلسہ ہوگا میں بیت الدعا میں جا کر دعا کروں گا- یہ کلمہ اور وعدہ حضرت خلیفۃ اللہ کا بہت خوش کن اور امید دلانے والا ہے۔ اگر آپ خود تشریف لاتے تو بھی باعث برکت تھا اور اگر اب نہیں لائے تو دعا فرماویں گے اور یہ بھی خیر و برکت کا موجب ہوگی' حضرت مولوی صاحب اس قدر تقریر فرما کر کرسی پر بیٹھ گئے۔

پھر حضرت مولوی نورالدین صاحب کی صدارت میں جلسہ کی باضابطہ کارروائی شروع ہوئی اولاً تعلیم الاسلام کالج کے ڈائریکٹر حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے مختصر سی تقریر فرمائی جس میں بتایا کہ سکول نے جو فوق العادت ترقی کی ہے- وہ حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا نتیجہ ہے تاہم ظاہری اسباب کے لحاظ سے طلبہ' ان کے والدین اور دوسرے احباب کو اس کی مالی اعانت میں ضرور حصہ لینا چاہئے- حضرت نواب صاحب کے بعد حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب نے نہایت لطیف اور با موقع برجستہ صدارتی خطاب فرمایا چنانچہ آپ نے میز پر رکھے ہوئے قرآن مجید اور کرہ ارضی نیز سائبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ تم کو اس قرب الٰہی کے حاصل کرنے کی ضرورت ہے جس سے عرب کی نابود ہستی بود ہو کر نظر آئی وہ ذریعہ قرآن کریم ہے کہ جس سے اس کرہ پر ان کو حکمرانی حاصل ہوئی تھی- مگر اس کے ساتھ ہی اصل جڑ یہ تھی کہ فضل الٰہی کا سائبان بھی ان پر تھا- کالج کی اصل غرض یہی ہے کہ دینی و دنیوی تربیت ہو مگر اول فضل کا سایہ ہو پھر کتاب پر دستور العمل ہو اس کے بعد دیکھو کہ کیا کامیابی ہوتی ہے- اللہ تعالیٰ تم کو توفیق دے کہ فضل خدا کا سایہ تم پر ہو- اس کی کتاب دستور العمل ہو- کرہ زمین پر عزت سے زندگی بسر کرو- حضرت مولوی صاحب کی اس تقریر کے بعد مولوی ابو یوسف مبارک علی صاحب اور مولوی عبداللہ صاحب نے نظمیں پڑھیں بعد ازاں دعا پر یہ افتتاحی رسم ختم ہوئی۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ ۳۰۳)

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحبؓ کی شہادت

۱۴/جولائی- حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی کابل میں شہادت کا دردناک واقعہ ہوا۔ آپ کو کئی ماہ تک گرفتار رکھا گیا اور سخت اذیتیں دی گئیں اور احمدیت چھوڑنے کی بار بار ترغیب دی گئی مگر آپ کے ایمان پر آنچ نہ آئی آپ کے مقتل پر تین دن سخت پہرہ رہا تا کہ کوئی لاش نکال کر نہ لے جائے مگر آپ کے ایک شاگرد نے 40 دن بعد آپ کی نعش لے جا کر قریب کے مقبرہ میں دفن کر دی اور بعد میں ایک اور شاگرد نے ان کے گاؤں سیدگاہ میں آپ کی تدفین کی۔ حضرت مسیح موعود نے آپ کی شہادت پر تحریر فرمایا: شہزادہ عبداللطیف کے لئے جو شہادت مقدر تھی وہ ہو چکی اب ظالم کا پاداش باقی ہے۔

اے عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا اور جو لوگ میری جماعت میں سے میری موت کے بعد رہیں گے- میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کام کریں گے۔

۱۴/جولائی -کابل میں ایک خوفناک آندھی کا غیر معمولی طوفان اٹھا جو اس ظالمانہ واقعہ پر گویا خدائی غضب کا اظہار تھا۔

۱۵/جولائی- کابل اور اس کے گردونواح میں ہیضہ پھوٹ پڑا جو اپنی شدت کے سبب ۱۸۷۹ء کی وباء ہیضہ سے بدتر تھا سردار نصراللہ خاں کی بیوی اور ایک بیٹا اور شاہی خاندان کے کئی افراد اور ہزار ہا باشندگان کابل اس وباء کے ذریعہ لقمۂ اجل بنے۔

مہمان کے اکرام کی تاکید

۱۸/اگست- آپ نے منتظمان باورچی خانہ کو تاکید کی کہ آج کل موسم بھی خراب ہے اور جس قدر لوگ آئے ہوئے ہیں یہ سب مہمان ہیں- اور مہمان کا اکرام کرنا چاہئے- اس لئے کھانے وغیرہ کا انتظام عمدہ ہو اگر کوئی دودھ مانگے دودھ دو چائے مانگے چائے دو کوئی بیمار ہو تو اس کے موافق الگ کھانا اسے پکا دو۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۴۱۵،۴۱۶ جدید ایڈیشن)

۲۳/اگست- حضور نے ایک انگریزی اشتہار لاہور سے شائع فرمایا جس میں پگٹ اور ڈوئی کے متعلق پیشگوئیاں تحریر فرمائیں اور ڈوئی کی ہلاکت کی پیشگوئی کی۔

وبائی بیماری سے حفاظت کے لئے ایک وِرد

ستمبر-فرمایا مجھے الہام ہوا سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ (تمہارے لئے سلامتی ہے خوش رہو) پھر چونکہ بیماری وبائی کا بھی خیال تھا اس کا علاج خدا تعالیٰ نے یہ بتلایا کہ اس کے ناموں کا ورد کیا جائے-

یَا حَفِیْظُ ۔ یَا عَزِیْزُ ۔ یَا رَفِیْقُ

رفیق خدا تعالیٰ کا نیا نام ہے جو کہ اس سے پیشتر اسماء باری تعالیٰ میں کبھی نہیں آیا-(تذکرہ ص ۴۸۵)

۳/ستمبر- فرمایا: اسہال آنے سے میری طبیعت میں کچھ کمزوری پیدا ہوگئی ایک تھوڑی سی غنودگی میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے دونوں طرف دو آدمی پستولیں لئے کھڑے ہیں اس اثناء میں مجھے الہام ہوا- فِیْ حِفَاظَةِ اللّٰہِ (اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں)

۱۰/ستمبر- فرمایا: خواب میں میں نے دیکھا

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم۔

خطبہ جمعہ

ہمارے ایمانوں کو تقویت دینے کے لئے ایسی پیشگوئیاں بھی قرآن شریف میں موجود ہیں جو غیروں کا منہ بند کرنے کے لئے کافی ہیں

(اللہ تعالیٰ کی صفت الخبیر کے حوالہ سے مختلف امور کا تذکرہ)

جماعت انگلستان اور ایم ٹی اے کے رضا کاروں کی خدمات پر خراج تحسین اور دعا کی تحریک

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۹ رمئی ۲۰۰۳ء مطابق ۹ رہجرت ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلک يوم الدين – إياک نعبد و إياک نستعين –
اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿يٰـاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰامِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَايَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ۔اِعْدِلُوْا ۔ هُوَاَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۔وَاتَّقُوْااللّٰهَ ۔اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾

(سورة المائدہ:۹)

حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے صفات باری تعالیٰ پر جو خطبات کا سلسلہ شروع فرمایا ہوا تھا میں بھی کوشش کروں گا کہ اسی کو فی الحال آگے چلاؤں ۔صفت خبیر کے بارہ میں حضور رحمہ اللہ بیان فرما رہے تھے ۔ابھی جو آیات تلاوت کی ہیں ان کا ترجمہ ہے:

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو، یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

لیکن افسوس ہے کہ آج مسلمان بہت سے احکامات کی طرح اس حکم کو بھی بھلا بیٹھے ہیں اور یہی سمجھتے ہیں کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں یا کر رہے ہیں اس سے اللہ تعالیٰ باخبر نہیں ۔ایسے لوگوں کے نزدیک صرف ان کی مرضی کی تفسیر اور ان کی مرضی کے احکامات ہی احکامات کا درجہ رکھتے ہیں ۔حضور رحمہ اللہ کی وفات پر پاکستان میں بعض اخبارات نے جس گندہ ذہنی اور ضلالت کی مثال قائم کی ہے اس پر سوائے اِنَّا لِلّٰہ پڑھنے کے اور کچھ نہیں کہا جا سکتا ۔بہرحال پیشگوئیوں کے مطابق یہ ہونا تھا اور ہمارے ایمانوں کو مزید تقویت ملتی ہے کہ خبیر خدا نے ان حالات کے بارے میں پہلے ہی آنحضرت ﷺ کو اس کی خبر دے دی تھی ۔اور آج ہم اپنی آنکھوں کے سامنے انہیں پورا ہوتے دیکھتے ہیں ۔آنحضرت ﷺ نے اس زمانہ میں مسلمانوں کے تغیر کے بارہ میں جو پیش خبریاں فرمائی تھیں اس میں سے ایک کا مختصر ذکر حضرت مصلح موعودؓ کے الفاظ میں یہاں بیان کرتا ہوں ۔آپ فرماتے ہیں کہ ایک تغیر مسلمانوں میں آپ ﷺ نے یہ بیان فرمایا کہ لوگ زکوٰة کو تاوان سمجھیں گے ۔یہ بھی حضرت علیؓ سے البزار نے نقل کیا ہے ۔چنانچہ اس وقت جب کہ مسلمانوں پر چاروں طرف سے آفات نازل ہو رہی ہیں اور زکوٰة کے علاوہ بھی جس قدر صدقات و خیرات وہ دیں کم ہیں ۔اکثر مسلمان زکوٰة کی ادائیگی سے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض ہے جی چراتے ہیں اور جہاں اسلامی احکام کے ماتحت زکوٰة لی جاتی ہے وہاں تو بادل ناخواستہ کچھ ادا بھی کر دیتے ہیں مگر جہاں یہ انتظام نہیں وہاں سوائے شاذو نادر کے بہت لوگ زکوٰة نہیں دیتے اور جو اقوام زکوٰة دیتی بھی ہیں وہ اسے نمود کا ذریعہ بنا لیتی ہیں اور اس رنگ میں دیتی ہیں کہ دوسرا اسے زکوٰة نہیں خیال کرتا بلکہ قومی کاموں کے لئے چندہ سمجھتا ہے۔

پاکستان میں جب سے اسلامی قوانین کا زیادہ نفاذ شروع ہوا ہے زکوٰة کو بھی لازمی قرار دیا گیا تو یہ حالت ہے کہ احمدی غیر مسلم، لیکن بعض لوگ اپنی زکوٰة بچانے کے لئے بنکوں میں اپنے آپ کو احمدی ظاہر کر دیتے ہیں ۔یا رقمیں جمع ہیں سال ختم ہونے سے دو دن پہلے رقم نکلوا لی تا کہ اس پر زکوٰة نہ ادا کرنی پڑے اور جو کرتے ہیں وہ بھی حضرت مصلح موعود نے جس طرح فرمایا نام و نمود کی خاطر ۔پھر کیونکہ برکت نہیں ہے، نظام نہیں ہے اخباروں میں زکوٰة کی تقسیم کی خبریں آتی ہیں تو یوں لگتا ہے جیسے پتہ نہیں کیا شور پڑ گیا ہے اور بعض دفعہ یہ زکوٰة کمیٹیاں جو قائم ہیں اخباروں کی خبروں کی مطابق ہی آپس میں دست و گریبان ہو رہی ہوتی ہیں ۔ضمناً ایک یاد آ گیا جب میں گھانا میں تھا تو وہاں بعض غیر احمدی شرفاء اپنی زکوٰة ہمارے پاس لے آتے تھے کہ ہم جماعت احمدیہ کو یہ دیتے ہیں کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ جماعت جہاں خرچ کرے گی اور صحیح مقصد کے لئے خرچ کرے گی اور یہی ہماری زکوٰة کا مقصد ہوگا جو پورا ہو جائے گا اگر ہم نے اپنے علماء کو دی تو کوئی پتہ نہیں کیا ہو کیونکہ جب ان کو دی جاتی ہے تو وہاں ان کے اپنے مسائل اور بندر بانٹ شروع ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ شکر ہے اور جتنا بھی ہم شکر کریں کم ہے اس پر حمد کے گیت گائیں کہ اس نے ہمیں ایک ایسے نظام میں ایک ایسی لڑی میں پرو دیا ہے جہاں خلیفۂ وقت کے سایہ تلے ہر آنے والی رقم کی ایک ایک پائی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی سوچ سمجھ کر خرچ کی جاتی ہے۔

اب صفت اَلْخَبِیْر کے ذکر پر ہی مشتمل بعض مزید آیات کریمہ مَیں پڑھتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:﴿اِنَّ رَبَّکَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ۔اِنَّهٗ کَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرًا بَصِیْرًا﴾ ۔(سورة الاسراء:۳۱) ۔تیرا ربّ یقیناً جس کے لئے چاہتا ہے رزق کو وسعت بھی دیتا ہے اور تنگ بھی کرتا ہے ۔یقیناً وہ اپنے بندوں سے بہت باخبر ہے (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

پھر فرمایا:﴿اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ۔اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ﴾(سورة الحج :۶۴) ۔ کیا تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا تو زمین اس سے سرسبز ہو جاتی ہے ۔یقیناً اللہ بہت باریک بین (اور) ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

پھر سورة الفرقان میں فرماتا ہے:﴿ وَتَوَکَّلْ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ وَکَفٰی بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِیْرًا﴾(سورة الفرقان :۵۹) ۔اور توکل کر اُس زندہ پر جو کبھی نہیں مرے گا اور اس کی حمد کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کر اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں پر خبر رکھنے کے لحاظ سے بہت کافی ہے۔

الحمدللہ کہ اس کے نظارے بھی جماعت احمدیہ نے بہت دیکھے ۔اب یہ صرف قرآن کریم کا بیان مومنین کے لئے نہیں ہے بلکہ ہمارے ایمانوں کو تقویت دینے کے لئے ایسی پیشگوئیاں بھی قرآن شریف میں موجود ہیں جو غیروں کا منہ بند کرنے کے لئے بھی کافی ہیں ۔اور ہر پاک دل یہ گواہی دیتا ہے کہ یہ کتاب علیم و خبیر خدا کی طرف سے ہے جو آنحضرت ﷺ پر اتری ۔بعض ایسی خبریں ہیں مستقبل کے متعلق اور حالات کے متعلق کہ صحابہ شاید اس وقت اس کا اندازہ بھی نہ کر سکتے ہوں ۔ مثلاً جیسے فرمایا کہ ﴿وَاِذَا السَّمَآءُ کُشِطَتْ﴾(التکویر :۱۲) اور جب آسمان کی کھال ادھیڑ دی جائے گی ۔اب آسمان کے رازوں کی جستجو کرنے والے گویا آسمان کی کھال ادھیڑنے کے برابر ہی کام ہے ۔زمانہ قدیم میں اجرام فلکی کو انسان ظاہری آنکھ سے ہی دیکھ سکتا تھا ۔ابھی تک دوربین وغیرہ کی ایجاد نہ ہوئی تھی ۔پھر ۱۶۰۹ء میں

اٹلی کے سائنسدان گلیلیو (Galileo Galilei) نے دوربین ایجاد کی۔اس کے ساتھ ہی اس نے اجرام فلکی کے بارہ میں کئی دریافتیں کرنی شروع کیں جس میں Sun Spots، چاند پر پہاڑ اورمشتری (Jupiter) کے چار چاندوں کا انکشاف تھا۔اسی طرح گلیلیو اور دوسرے ماہرین نے آسمان میں موجود اجرام کے بارہ میں بڑی تفاصیل بیان کیں۔(انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا زیرلفظ Astronomy)

آئندہ زمانہ میں ظاہر ہونے والی خبریں جو اس زمانہ میں ظاہر ہورہی ہیں اور آئندہ بھی ظاہر ہوتی چلی جائیں گی جن کو قرآن کریم نے بیان کیا ہے اس میں جو ہم آج کل دیکھتے ہیں اس میں Radiation کا عذاب ہے اور Atomic Warfare ہے۔فرمایا ﴿يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ۔ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ۔ وَلَا يَسْئَلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا۔يُّبَصَّرُوْنَهُمْ۔ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِىْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيْهِ﴾(سورة المعارج :۹تا ۱۱)۔جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہوجائے گا۔اور پہاڑ دُھنی ہوئی اون کی طرح ہوجائیں گے۔اور کوئی گہرا دوست کسی گہرے دوست کا (حال) نہ پوچھے گا۔وہ اُنہیں اچھی طرح دکھلا دیئے جائیں گے۔مجرم یہ چاہے گا کہ کاش وہ اس دن کے عذاب سے بچنے کے لئے فدیہ میں دے سکے اپنے بیٹوں کو۔

جب Atomic Warfare ہوتو اس وقت یہ ممکن ہے کہ آسمان كَالْمُهْلِ یعنی پگھلے ہوئے تانبے کی طرح دکھائی دے۔اس میں Radiation کے عذاب کی طرف اشارہ ہے جو کہ اتنی خوفناک چیز ہے کہ اب تک جہاں جہاں تجربے ہوئے ہیں وہاں لازماً یہی باتیں دکھائی دی ہیں کہ وہ ایسا وقت ہوتا ہے کہ کوئی اپنے کسی گہرے دوست کو بھی نہیں پوچھتا۔یہاں تک کہ عورتیں اپنے بچوں کو بھول گئی ہیں اور ہر ایک کے اندر Atomic Warfare سے یا Radiation سے اتنی خوفناک گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے کہ اگر اس وقت کسی سے پوچھا جائے تو وہ اپنے بچوں کو قربان کرنے کے لئے بھی تیار ہوجاتی ہیں کہ اس مصیبت سے نجات ہو کسی طرح۔

دوسری جنگ عظیم میں یہ نظارے دیکھے گئے حالانکہ وہ بہت کم طاقت کے ایٹم بم تھے اور اب تو اس سے کئی گنا زیادہ طاقت کے ایٹم بم تیار ہو چکے ہیں اور اس وقت جو دنیا کے حالات ہیں وہ یہی نظر آرہے ہیں کہ دنیا بڑی تیزی سے تباہی کے کنارے کی طرف بڑھ رہی ہے۔پس آج ہمیشہ کی طرح جماعت احمدیہ کا فرض ہے، جس کے دل میں انسانیت کا درد ہے کہ انسانیت کو بچانے کے لئے دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں۔ دنیا خدا کو پہچان لے اور تباہی سے جس حد تک بچ سکتی ہے بچے۔آنحضرت ﷺ کے بیان فرمودہ وہ ارشادات جن میں آپ نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پاکر قبل از وقت کسی بات کے ظاہر ہونے کی خبر دی ان میں سے کچھ بیان کرتا ہوں۔

مشرکین مکہ کے سرداروں کی قتل گاہوں کے متعلق آنحضرت ﷺ نے خبر دی تھی۔حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمرؓ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان کسی جگہ تھے۔آپ نے ہمیں اہل بدر کے بارہ میں بتانا شروع کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر سے ایک روز قبل ان کفار مکہ کی قتل گاہیں بتائیں اور فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ کل فلاں فلاں کی قتل گاہ ہوگی۔حضرت عمرؓ نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ ؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے وہ بعینہٖ وہیں پر گرے۔بعد میں انہیں ایک گڑھے میں ڈال دیا گیا۔پھر رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور دو دفعہ نام لے کر آواز دی کہ اے فلاں بن فلاں! کیا تم نے وہ وعدہ سچ نہیں پایا جو تمہارے ربّ نے تم سے کیا تھا؟ مَیں نے تو اس وعدہ کو سچ ہی پایا ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کیا ہے۔اس پر حضرت عمرؓ نے عرض کی: کیا آپ ﷺ مُردوں سے باتیں

الوئے ویرہ

کرتے ہیں جن میں کوئی روح نہیں۔آپؐ نے فرمایا کہ تم میری باتوں کو ان سے زیادہ نہیں سنتے۔(النسائی کتاب الجنائز باب ارواح المومنین) اللہ تعالیٰ نے یہ بھی انتظام کیا۔

پھر یمن، شام اور مشرق کی فتوحات کی خبر۔حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ خندق کے موقع پر خندق کی کھدائی کے دوران ایک سخت چٹان میرے آڑے آئی تو رسول اللہ ﷺ اس وقت میرے پاس ہی تھے۔آپؐ نے جب مجھے اس سخت چٹان کو مشکل سے توڑتے دیکھا تو آپ ﷺ نے میرے ہاتھ سے کدال لے لی اور اس چٹان پر ماری تو اس سے ایک چنگاری نکلی۔آپ نے دوبارہ کدال ماری تو پھر چنگاری نکلی۔تیسری بار بھی ایسے ہی ہوا۔ اس پر مَیں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔آپ کے کدال مارنے سے یہ کیسی چنگاریاں نکلی تھیں؟ آپؐ نے فرمایا کیا تم نے بھی یہ چنگاریاں دیکھی ہیں۔مَیں نے عرض کی جی ہاں۔فرمایا پہلی مرتبہ نکلنے والی چنگاری پر اللہ تعالیٰ نے مجھے یمن کی فتح کی خبر دی ہے۔دوسری بار شام اور مغرب اور تیسری بار نکلنے والی چنگاری سے مشرق کی فتح کی خبر دی ہے۔ (سیرت ابن ہشام صفحہ ۴۵۵)۔پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ نے کس شان سے یہ پیشگوئی پوری فرمائی۔

حضرت زینبؓ بنت جحش بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ گھبرائے ہوئے ان کے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ہلاکت اور بربادی ہو عرب کے لئے اُس شر اور بُرائی کی وجہ سے جو قریب آگئی ہے۔آج یاجوج ماجوج کی دیوار سے اتنا سا سوراخ کھل گیا ہے۔آپ نے وضاحت کے لئے اپنی دو انگلیوں یعنی انگوٹھے اور اس انگلی کو ملایا اور حلقہ بنایا۔مَیں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! کیا ہم ہلاک ہو جائیں جب کہ ہم میں نیک لوگ بھی موجود ہوں گے۔آپؐ نے فرمایا ہاں اس صورت میں کہ خبث اور برائی بڑھ جائے اور وہ نیکی پر غالب آجائے۔

(بخاری کتاب الفتن باب قول النبی ﷺ ویل للعرب من شرقد اقترب)

حاطب بن ابی بلتعہ کا اہل مکہ کو خط روانہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کا آنحضورؐ کو اس سے آگاہ فرمانا، اس کا ذکر تو قرآن شریف میں بھی ہے۔اس کا حدیث میں یہ ذکر ہے کہ حاطب بن ابی بلتعہ آنحضرت ﷺ کے بدری صحابہ میں سے تھے۔انہوں نے اپنے بھولے پن میں اہل مکہ سے ہمدردی جتانے کے لئے ایک خط لکھا جس میں اہل مکہ کو آنحضرت ﷺ کے مکہ کی طرف حملہ کی غرض سے کوچ کرنے کا لکھا تھا۔ابھی یہ خط انہوں نے روانہ ہی کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو اس کی خبر دے دی۔چنانچہ آنحضور ﷺ نے حضرت علیؓ، حضرت ابو مرثد غنویؓ اور حضرت زبیر بن العوام کو گھوڑوں پر روانہ کیا اور فرمایا کہ فلاں جگہ آڑو کے باغ میں ایک مشرک عورت تم کو ملے گی اس کے پاس مشرکین مکہ کے نام حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہے۔حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ ہم نے وہیں جا لیا جہاں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ان سے پوچھا گیا تو اس نے خط کی عدم موجودگی کا اظہار کیا۔اس پر حضرت علیؓ اور آپ کے ساتھیوں نے اس کے اونٹ کو بٹھا لیا اور اس سے سختی سے دریافت کیا تو اس عورت نے اپنی مینڈھیوں سے حاطب بن ابی بلتعہ کا لکھا ہوا اہل مکہ کے نام خط نکال کر ہمیں دے دیا۔(بخاری ،کتاب المغازی ،باب فضل من شھد بدراً)

پھر حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اسے ڈبولو اور پھر نکال دو کیونکہ اس کے ایک پَر میں شفا اور دوسرے میں بیماری ہے۔

(البخاری کتاب بدء الخلق باب اذا وقع الذباب فی الأناء)۔

اب تو یہ تحقیق سے بھی ثابت ہوگیا ہے کہ مکھی کے ایک پَر میں شفا اور دوسرے میں بیماری ہوتی ہے۔جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے چودہ سو سال قبل بیان فرما دیا تھا۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آئندہ زمانہ میں ظاہر ہونے والے جن واقعات کی خبر دی ہے ان کے چند نمونے پیش کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے والد کی وفات کی خبر جو ملی تو فرماتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ جب میرے والد صاحب خدا ان کو غریق رحمت کرے، اپنی آخری عمر میں بیمار ہوئے تو جس روز ان کی وفات مقدر تھی دوپہر کے وقت مجھ کو الہام ہوا۔ 'والسماء والطارق' اور ساتھ ہی دل میں ڈالا گیا کہ یہ ان کی وفات کی طرف اشارہ ہے۔اور اس کے یہ معنی ہیں کہ قسم ہے آسمان کی اور قسم ہے اس حادثہ کی جو آفتاب کے غروب کے بعد پڑے گا۔...... مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جس پر جھوٹ بولنا ایک شیطان اور لعنتی کا کام ہے کہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔

(حقیقة الوحی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۱۸ نشان ۲۰)

اسی ضمن میں آپ فرماتے ہیں کہ:" جب مجھے یہ خبر دی گئی کہ میرے والد صاحب آفتاب غروب ہونے کے بعد فوت ہو جائیں گے تو مَیں نے بموجب مقتضائے بشریت کہ مجھے اس خبر کے سننے سے درد پہنچا اور چونکہ ہماری معاش کے اکثر وجوہ انہیں کی زندگی سے وابستہ تھے اس لئے یہ خیال گزرا کہ ان کی

وفات کے بعد کیا ہوگا۔ اور دل میں خوف پیدا ہوا کہ شاید تنگی اور تکلیف کے دن ہم پر آئیں گے اور یہ سارا خیال بجلی کی چمک کی طرح ایک سیکنڈ سے بھی کم عرصہ میں دل میں گزر گیا تب اسی وقت غنودگی ہو کر یہ دوسرا الہام ہوا ''اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ'' یعنی کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس الہام الٰہی کے ساتھ دل ایسا قوی ہو گیا کہ جیسے ایک سخت دردناک زخم کسی مرہم سے ایک دم میں اچھا ہو جاتا ہے۔ مَیں نے اسی وقت سمجھ لیا کہ خدا مجھے ضائع نہیں کرے گا۔ تب مَیں نے ایک ہندو کھتری ملاوامل نام کو جو ساکن قادیان ہے اور ابھی تک زندہ ہے وہ الہام لکھ کر دیا اور سارا قصہ اس کو سنایا اور اس کو امرتسر بھیجا کہ حکیم مولوی محمد شریف کلانوری کی معرفت اس کو کسی نگینہ میں کھدوا کر مُہر بنوا کر لے آوے اور مَیں نے اس ہندو کو اس کام کے لئے اس غرض سے اختیار کیا کہ تا وہ اس عظیم الشان پیشگوئی کا گواہ ہو جائے اور تا مولوی محمد شریف بھی گواہ ہو جائے۔ چنانچہ مولوی صاحب کے ذریعہ سے وہ انگشتری بصرف...... مبلغ پانچ روپیہ تیار ہو کر میرے پاس پہنچ گئی جو اب تک میرے پاس موجود ہے جس کا نشان یہ ہے کہ یہ اُس زمانہ میں الہام ہوا تھا جبکہ ہماری معاش اور آرام کا تمام مدار ہمارے والد صاحب کی محض ایک مختصر آمدنی پر منحصر تھا۔ اور بیرونی لوگوں میں سے ایک شخص بھی مجھے نہیں جانتا تھا۔ اور مَیں ایک گمنام انسان تھا جو قادیان جیسے ویران گاؤں میں زاویہ گمنامی میں پڑا ہوا تھا اور پھر بعد اس کے خدا نے اپنی پیشگوئی کے موافق ایک دنیا کو میری طرف رجوع دے دیا اور ایسی فتوحات سے مالی مدد کی کہ جس کا شکریہ بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں۔ مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی امید نہ تھی کہ دس روپیہ ماہوار بھی آئیں گے مگر خدا تعالیٰ جو غریبوں کو خاک میں سے اٹھاتا اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے اسی نے ایسی میری دستگیری کی کہ مَیں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آ چکا ہے اور شاید اس سے زیادہ ہوا''۔ اور آج آپ دیکھیں کہ کروڑوں میں بدل گیا ہے۔ الحمدللہ۔ ''اور اس سے آمدنی کو اس سے خیال کر لینا چاہئے کہ سالہا سال سے صرف لنگر خانہ کا ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار تک خرچ ہو جاتا ہے۔ اس زمانے میں لنگر خانے کا ڈیڑھ ہزار بھی آج کے لاکھوں کے برابر ہے''۔ صرف لنگر خانہ کا ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار تک خرچ ہو جاتا ہے۔ یعنی اوسط کے حساب سے اور دوسری شاخیں مصارف کی یعنی مدرسہ اور کتابوں کی چھپوائی اس سے الگ ہے۔ پس دیکھنا چاہئے کہ یہ پیشگوئی یعنی ''اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ'' کس صفائی اور کس قوت اور شان سے پوری ہوئی۔ کیا یہ کسی مفتری کا کام ہے یا شیطانی وساوس ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ اس خدا کا کام ہے جس کے ہاتھ میں عزت اور ذلت اور ادبار اور اقبال ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۹ تا ۲۲۱)

یہ انگوٹھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصہ میں آئی اور آپ نے یہ وصیت فرمائی تھی کہ میرے بعد یہ انگوٹھی جو بھی خلیفہ ہو اس کو دی جائے

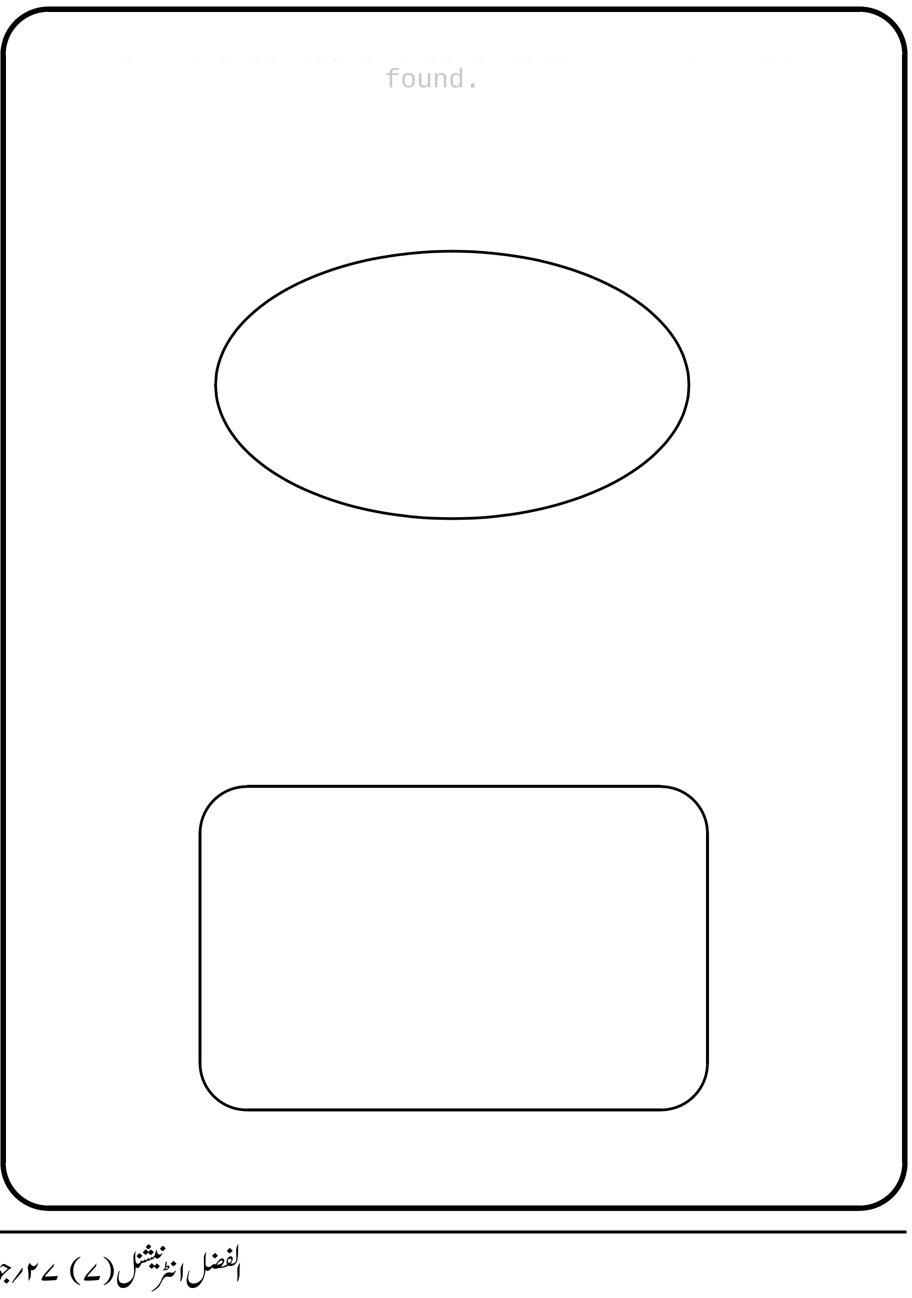

اور یہ خلافت کا ہی ورثہ ہوگا، میرا ذاتی ورثہ نہیں ہوگا۔ تو اس کے بعد یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ، خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور یہاں آپ نے بعد میں دیکھ لیا ہوگا وہی انگوٹھی (یہ انگوٹھی ہے) مجھے پہنائی گئی، الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ یہ برکات بھی ہمیشہ جاری رکھے۔

ایک روایت ہے کہ حضرت شیخ فضل الٰہی صاحب نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ مَیں ڈاک لے کر حضور کی خدمت میں جا رہا تھا جب ڈپٹی شنکر داس کے مکان کے پاس سے گزرا تو مکان کے آگے چبوترہ پر ڈپٹی مذکور چارپائی پر بیٹھا تھا۔ مجھے 'او شیخ' پکار کر کہا کہ غلام احمد کو کہہ دو کہ لڑکے جب مسجد میں آتے ہیں تو شور ڈالتے ہیں اور باتوں سے بھی کھڑاک کرتے ہیں یعنی شور مچاتے ہیں، تنگ کرتے ہیں۔ ہم کو تکلیف ہوتی ہے، انہیں منع کر دے کہ وہ آرام سے گزرا کریں۔ مَیں نے حضرت صاحب سے ایسا ہی جا کر عرض کر دیا تو حضورؑ نے فرمایا کہ یہ مکان تو ہمارے قبضہ میں آنے والا ہے، خدا نے ہم کو اس مکان کا وعدہ فرمایا ہے۔ (الحکم جلد ۳۸ نمبر ۹ بتاریخ ۱۴/مارچ ۱۹۳۵ء صفحہ ۴)

پھر جان الیگزنڈر ڈوئی کی ہلاکت کی خبر۔ جیسا کہ اس کے بارہ میں جماعت کے لٹریچر میں کافی آ گیا ہے۔ یہ شخص آسٹریلیا سے آ کر امریکہ میں آباد ہو گیا تھا۔ اس نے ایک شہر صیحون بسایا۔ ۱۹۰۱ء میں اس نے دعویٰ کیا کہ وہ مسیح کی آمد ثانی کے لئے بطور ایلیا کے مبعوث ہوا ہے۔ ۱۹۰۲ء میں اس نے شائع کیا کہ اگر مسلمان مسیحیت کو قبول نہیں کریں گے تو وہ ہلاک کر دئے جائیں گے۔ پھر اگست ۱۹۰۲ء کو اس نے لکھا کہ انسانیت پر سخت بدنما دھبہ نعوذ باللہ اسلام کو صیحون ہلاک کر دے گا۔

اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۳ء میں ایک اشتہار دیا جس کا عنوان تھا ''ڈوئی اور پگٹ کے متعلق پیشگوئیاں'' اور اس میں لکھا: ''امریکہ کے لئے خدا نے مجھے یہ نشان دیا ہے کہ اگر ڈوئی میرے ساتھ مباہلہ کرے اور میرے مقابل پر خواہ صراحتاً یا اشارۃً آ جائے تو وہ میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیائے فانی کو چھوڑ دے گا''۔

اس کے جواب میں ڈوئی نے کہا کہ کیا تم خیال کرتے ہو کہ مَیں ان کیڑوں مکوڑوں کا جواب دوں گا۔ اگر مَیں اپنا پاؤں ان پر رکھ دوں تو ایک دم میں ان کو کچل سکتا ہوں۔

آخر وہ خدا کے غضب کا نشانہ بنا۔ اس پر فالج کا حملہ ہوا۔ اس کی بیوی بچوں نے اس کے کیریکٹر کے متعلق گواہیاں دیں جس سے اس کے مرید بدظن ہو گئے اور ۸/مارچ ۱۹۰۷ء کو ڈوئی انتہائی حسرت کے ساتھ مر گیا۔ اس کے مرنے کے بعد امریکہ کے متعدد اخبارات نے لکھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی جیت گیا اور ڈوئی ہار گیا۔

پھر کوریا کے متعلق خبر ہے کہ جب ۱۹۰۴ء میں روس اور جاپان کے درمیان جنگ چھڑی، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا ''ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت''۔ اور اسی الہام کے مطابق بالآخر جاپان کو فتح حاصل ہوئی اور کوریا میں سے روس کو نکلنا پڑا۔ (ذکر حبیب صفحہ ۱۲۳)۔ اور آج تک وہاں کے حالات دگرگوں ہی ہیں۔

جماعت کے قیام اور ترقی کی خبر جس سے ہمارے ایمانوں کو مزید تقویت ملتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''براہین احمدیہ میں ایک یہ پیشگوئی ہے۔ مَیں اپنی چمکار دکھلاؤں گا، اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ اس پیشگوئی پر پچاس برس گزر گئے۔ یہ اُس زمانہ کی ہے جب کچھ بھی نہیں تھا۔ اس پیشگوئی کا ماحصل یہ ہے کہ باعث سخت مخالفت بیرونی و اندرونی کے کوئی ظاہری امید نہیں ہوگی کہ یہ سلسلہ قائم ہو سکے۔ لیکن خدا اپنے چمکدار نشانوں سے دنیا کو اس طرف کھینچ لے گا اور میری تصدیق کے لئے زور آور حملے دکھائے گا۔ چنانچہ انہیں حملوں میں سے ایک طاعون ہے جس کی ایک مدت پہلے خبر دی گئی تھی۔ اور انہیں حملوں میں زلزلے ہیں جو دنیا میں آ رہے ہیں اور نہ معلوم اور کیا کیا حملے ہوں گے اور اس میں کیا شک ہے کہ جیسا کہ اس پیشگوئی میں بیان فرمایا ہے خدا نے محض اپنی قدرت نمائی سے اس

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

جماعت کو قائم کر دیا ہے۔ ورنہ باوجود اس قدر قوی مخالفت کے یہ امر محالات میں سے تھا کہ اس قدر جلدی سے کئی لاکھ انسان میرے ساتھ ہو جائیں۔ اور مخالفوں نے بہتیری کوششیں کی مگر خدا تعالیٰ کے ارادہ کے مقابل پر ایک پیش نہ گئی‘‘۔(حقیقة الوحی ،روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۷۸)

۱۹۰۸ء میں الہام ہوا یہ پیغام صلح میں درج ہے کہ جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے وہ بھی یہی ہے کہ اگر دنیا اپنی بدعملی سے باز نہیں آئے گی اور برے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی تو دنیا پر سخت سخت بلائیں آئیں گی۔ اور ایک بلا ابھی بس نہیں کرے گی کہ دوسری بلا ظاہر ہو جائے گی۔ آخر انسان نہایت تنگ ہو جائیں گے کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے مصیبتوں کے بیچ میں آ کر دیوانوں کی طرح ہو جائیں گے۔(پیغام صلح صفحہ ۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے مولا کے حضور عرض کرتے ہیں کہ:

’’اے میرے رب! مَیں نے تجھے اختیار کیا ہے پس تُو بھی مجھے اختیار کر اور میرے دل کی طرف نظر کر اور میرے قریب آ جا کہ تُو بھیدوں کا جاننے والا ہے اور ہر اُس چیز سے خوب باخبر ہے جو غیروں سے چھپائی جاتی ہے۔ اے میرے رب! اگر تُو جانتا ہے کہ میرے دشمن سچے اور مخلص ہیں تو مجھے اس طرح ہلاک کر ڈال جیسے سخت جھوٹے ہلاک کئے جاتے ہیں۔ اور اگر تُو جانتا ہے کہ مَیں تجھ سے ہوں اور تیری طرف سے بھیجا گیا ہوں تو تُو میری مدد کر، تُو میری مدد کے لئے کھڑا ہو کہ مَیں تیری مدد کا محتاج ہوں‘‘۔

(اعجاز المسیح ،روحانی خزائن جلد ۱۸۔ صفحہ ر۲۰۳۔۲۰۴)

آخر پر مَیں جماعت انگلستان اور یہاں کے مخلصین کی غیر معمولی خدمات پر ان کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس پیاری جماعت نے خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہجرت کے دوران بے انتہا خدمت کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزا دے۔ جہاں تک میرا علم ہے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ بھی آپ سے خوش ہی گئے ہیں۔ الحمدللہ۔ پھر حضور رحمہ اللہ کی وفات پر جس نظم وضبط اور جس وفا اور اخلاص اور منجھے ہوئے کارکنان کی طرح تمام عہدیداران اور کارکنان نے حالات کو سنبھالا اور اندازہ سے کئی گنا زیادہ مہمان آنے پر ان کو خوشی سے ہر سہولت جو اس موقع کی مناسبت سے دی جا سکتی تھی دی۔ یہ کوئی چھوٹی چیز نہیں، کم حیرت کی چیز نہیں۔ واقعی حیرت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی اس فدائی جماعت پر، اس کے کاموں پر۔ بہرحال جب نیت نیک ہو تو الٰہی تائیدات بھی شامل حال ہوتی ہیں۔ اور ہر کارکن نے اس دوران میں الٰہی تائیدات کے نظارے بھی دیکھے، الحمدللہ۔ اب کثرت سے لوگوں کے خطوط آ رہے ہیں کہ سارے منظّم انتظام کا ہماری طرف سے جماعت انگلستان کو اور ایم ٹی اے کو شکریہ ادا کریں۔ جو لوگ یہاں نہیں آ سکے انہوں نے جس تفصیل سے ایم ٹی اے کے ذریعہ اپنے دلوں کی تسکین کے سامان پائے اس پر دنیا میں کروڑوں احمدی ایم ٹی اے کے کارکنان کے ممنون احسان ہیں کہ انہوں نے نہ آنے والے مجبوروں کو بھی تشنہ نہیں رہنے دیا۔ میری اطلاع کے مطابق تو مجھے پتہ چلا ہے کہ بعض کارکنان مسلسل ۴۸ گھنٹے تک ڈیوٹی دیتے رہے اور پھر تھوڑا سا آرام کرتے تھے۔ یہ سب یقیناً ہماری دعاؤں کے مستحق ہیں۔ تمام جماعت کو ان تمام کارکنان کے لئے جنہوں نے انتظامی لحاظ سے خدمت کی یا ایم ٹی اے میں خدمات سرانجام دیں، دعا کی خصوصی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزا دے اور آئندہ بھی اسی وفا اور اخلاص کے ساتھ اسی طرح قربانیاں دیتے ہوئے یہ کام کرتے چلے جائیں۔ آمین

....

حلقہ اکرافو (غانا) میں

جلسہ ہائے یوم مسیح موعود و مصلح موعود کا انعقاد

(مظفر احمد خالد مبلغ سلسلہ۔ غانا)

ماہ مارچ میں امسال بھی اپنی سابقہ روایات کے مطابق حلقہ اکرافو کی جماعتوں میں سرکٹ مشنری صاحب کے ساتھ مل کر پروگرام بنائے گئے۔ حلقہ کی کل ۱۳ جماعتوں کو دو حصوں میں تقسیم کر کے جلسہ کے لئے دو سینٹر مقرر ہوئے۔ ۱) اکرافو۔ سنٹرل مسجد اور ۲) اجوماکو۔ جلسہ گراؤنڈ۔

اس موقعہ پر ان دونوں سنٹروں میں یوم مصلح موعودؓ اور یوم مسیح موعود کو اسی دن اکٹھا منایا گیا جبکہ جامعہ احمدیہ میں صرف یوم مسیح موعودؑ منایا گیا۔

جلسہ بمقام اکرافو

اکرافو غانا کی تاریخ میں وہ پہلا گاؤں ہے جہاں ۱۹۲۱ء میں احمدیت کی آمد پر سب سے پہلے احمدیت کا پودا لگا اور یہاں کی ساری آبادی مہدی دوراں کی آمد کا اقرار کر کے ایک ہی دن میں احمدیت کی آغوش میں آ گئی۔

۲۳؍مارچ ۲۰۰۳ء کو اردگرد کی چھ جماعتوں سے دو صد کے قریب احمدی احباب یہاں کی خوبصورت مسجد میں اکٹھے ہوئے۔ صبح ۱۱۔۰۰ بجے پروگرام شروع ہوا۔ پروگرام کی ابتداء کلام پاک کی تلاوت سے ہوئی جو جامعہ احمدیہ کے طالب علم مکرم تیجان مائیگا (Miga Tijan) جو کہ برکینا فاسو سے تعلق رکھتے ہیں نے خوبصورت آواز میں کی جس کے بعد اسارچر سرکٹ کے ایک خادم نے نظم پیش کی۔

پہلی تقریر مکرم فضل احمد صاحب مجو کہ مبلغ سلسلہ (استاذ جامعہ احمدیہ) نے حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامے کے عنوان پر کی۔ آپ نے سادہ مگر مؤثر انداز میں حضرت مصلح موعودؓ کے کارناموں کا مختلف پہلوؤں سے ذکر کیا۔ اور حضور کے ۵۲ سالہ دور خلافت کی نمایاں خصوصیات کو پیش کیا۔

دوسری تقریر مکرم فہیم احمد خادم صاحب مربی سلسلہ کی تھی جس کا عنوان ’’حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم‘‘ تھا جس میں آپ نے حضور اقدسؑ کی محبت رسول ﷺ کو واقعات کیساتھ پیش کیا۔ ان دو تقاریر کے بعد مقامی زبان میں حمدیہ نغمے اور نعتیں پڑھی گئیں بعد ازاں صدر مجلس مولوی عبدالغفار صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں احباب جماعت کو جماعت کے ساتھ اور خلفاء کے ساتھ محبت کرنے کی تلقین کی اور آخر پر دعا کیساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔

......☆......☆......

جلسہ بمقام اجوماکو

(Ajumaku)

یہاں لوکل جماعتوں سے ۲۵۰ احمدی اکٹھے ہوئے۔ مکرم یوسف بن صالح صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ غانا اور خاکسار مظفر احمد خالد حسب پروگرام شامل ہوئے۔ کھلی جگہ پر شامیانہ لگا کر کرسیوں کا انتظام کیا گیا تھا اور لاؤڈ سپیکر کی سہولت میسر تھی۔ فانٹی زبان میں احمدیت کی صداقت، حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کے بارہ میں نغمے غانا کی روایت کے مطابق گائے جاتے رہے۔

گیارہ بجے صبح مکرم الحاجی یعقوب بوابنگ صاحب (Alhaji Yaqub Boabing) کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار کی پہلی تقریر ’’پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ اور اس کا پس منظر‘‘ کے موضوع پر ہوئی۔ تقریر انگریزی میں تھی جس کا مقامی زبان میں ترجمہ ایک خادم نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کی تقریر تھی جن کا عنوان تھا ’’یوم مسیح موعود اور اس کی اہمیت‘‘۔ آپ نے مقامی زبان میں ہی تقریر کی جس میں ۲۳؍مارچ کی تاریخ احمدیت میں اہمیت حضور علیہ السلام کے دعاوی اور پہلے بیعت کنندگان کے بارہ میں بتایا کہ اس حالت میں احمدیت کا آغاز ہوا اور اسی دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مستقبل کی ترقی کے بارہ میں خبریں دے دی تھیں۔

ان تقاریر کے بعد عزیزم عامر احمد نعمان نے مقامی زبان میں نغمہ سنایا جس میں بیان کیا گیا تھا کہ اے لوگو غور سے سنو، آسمان کی آواز اور گواہی کو سنو اور امام مہدی علیہ السلام آ چکے ہیں اور وہ قادیان کی بستی میں ظاہر ہوئے ہیں۔

اس کے بعد چند مزید احباب نے پانچ پانچ منٹ کے لئے تقاریر کر کے پروگرام میں حصہ لیا۔ بعدہ صدر مجلس نے اپنے تأثرات بیان کئے اور جماعت کو نصائح کے بعد دعا سے پروگرام اختتام کو پہنچا۔

......☆......☆......

جلسہ بمقام جامعہ احمدیہ غانا

جامعہ احمدیہ کے کانفرنس ہال میں منعقد ہونے والے اس جلسہ کی صدارت خاکسار کے سپرد کی گئی تھی۔ تلاوت کلام میں سورة الجمعہ کی ابتدائی آیات مع انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنائی گئیں۔ جس کے بعد آئیوری کوسٹ کے طالب علم ابوبکر وادراگو نے حضرت مسیح موعودؑ کا عربی قصیدہ خوش الحانی سے پیش کیا۔ اس کے بعد طلباء کی تین تقاریر ہوئیں۔

ان تقاریر سے قبل خاکسار نے یوم مسیح موعودؑ کی اہمیت و برکات اور اس کے منانے کی غرض و غایت پر مختصراً روشنی ڈالی۔ پھر پہلے مقرر مکرم احمد تیجان مائیگا صاحب نے ’’حضرت مسیح موعودؑ کی قبل از دعویٰ زندگی‘‘ پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طرح آپؑ نے اپنا بچپن اور جوانی خدا تعالیٰ کی یاد میں محویت میں گزاری۔

اس کے بعد مکرم پرکوما ادریس صاحب جو کہ برکینا فاسو کے ملک سے تعلق رکھتے ہیں نے ’’حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی‘‘ کے عنوان پر تقریر کی جس میں حضور علیہ السلام کے مجددیت، مہدویت، مسیحیت اور غیر تشریعی و تابع نبی کے دعاوی کی وضاحت کی اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب سے تائیدی حوالہ جات پڑھ کر سنائے۔

ان دو تقاریر کے بعد غانا کے طلباء نے مقامی زبان میں ایک ترانہ پیش کیا۔

تیسری اور آخری تقریر آئیوری کوسٹ کے دوسرے طالبعلم ابوبکر تراورے صاحب نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ’’حضرت مسیح موعودؑ کی اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے اظہار محبت‘‘۔ انہوں نے حضور علیہ السلام کی کتب سے حوالہ جات اور عربی اشعار پڑھ کر سنائے۔

ان تقاریر کے بعد خاکسار نے مختلف ممالک کے طلباء سے کہا کہ وہ یکے بعد دیگرے گروپس کی شکل میں آ کر اپنے اپنے ملک میں احمدیت کی تعریف میں تیار شدہ لوکل نغمات سنائیں۔

قارئین کے علم کے لئے عرض ہے کہ اس جامعہ میں سردست کل ۲۶ طلباء ہیں جن میں سے ۹ غانا سے، ۵ آئیوری کوسٹ سے، ۵ گیمبیا سے، ۲ برکینا فاسو سے، ایک ٹوگو، ایک بینن اور ایک نیجر (Nieger) سے تعلق رکھتا ہے۔

یہ پروگرام تقاریر سمیت کل ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ خاکسار کے صدارتی ریمارکس کے بعد مکرم پرنسپل صاحب نے دعا کرائی اور یہ جلسہ برخاست ہوا۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان جلسوں کے نیک اثرات کو دائمی فرمائے۔

بقیہ :حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات، کشوف اور سیرت کے بعض دلنشیں واقعات از صفحہ نمبر ۴

میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے کسی مخالف کی میں اس کو پانی میں دھو رہا ہوں اور ایک شخص پانی ڈالتا ہے جب میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو ساری کتاب دھوئی گئی اور سفید کاغذ نکل آیا ہے صرف ٹائٹل پر ایک نام یا اس کے مشابہ رہ گیا ہے۔

ریویو کے دس ہزار خریداروں کی تحریک

ستمبر۔ حضور نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت کے ۱۰ ہزار خریدار بنانے کی تحریک فرمائی اور فرمایا'' میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوانمردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کی اعانت اور مالی امداد میں جہاں تک ان سے ممکن ہے اپنی ہمت دکھلاویں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص ۴۹۶)

نیز فرمایا:۔ اگر اس رسالہ کی اعانت کے لئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کا پیدا ہو جائے تو رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا اور میری دانست میں اگر بیعت کرنے والے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اس قدر تعداد کچھ بہت نہیں بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔

سوائے جماعت کے سچے مخلصو خدا تمہارے ساتھ ہو تم اس کام کے لئے ہمت کرو خدا تعالیٰ تمہارے دلوں میں القاء کرے کہ یہی وقت ہمت کا ہے۔

۱۶/اکتوبر۔ حضور نے قادیان کے مڈل سکول کی اعانت کے لئے ماہانہ چندہ کی بذریعہ اشتہار تحریک فرمائی۔

۲۰/اکتوبر۔ شام کے وقت حضرت اقدس نے ذیل کی رؤیا بیان فرمائی کہ'' ایک بڑا تخت مربع شکل کا ہندوؤں کے درمیان بچھا ہوا ہے۔ جس پر میں بیٹھا ہوا ہوں ایک ہندو کسی کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ کرشن جی کہاں ہیں؟ جس سے سوال کیا گیا وہ میری طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ یہ ہے۔ پھر ہندو روپیہ وغیرہ نذر کے طور پر دینے لگے اتنے ہجوم میں سے ایک ہندو بولا'' ھے کرشن جی روڈر گوپال''۔

قبولیت دعا کا معجزہ

۲۵/اکتوبر۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی بیان فرماتے ہیں۔ ہمارے مکرم خان صاحب محمد علی خان صاحب کا چھوٹا لڑکا عبدالرحیم سخت بیمار ہو گیا چودہ روز تک ایک ہی تپ لازم حال رہا اور اس کے حواس میں فتور اور بے ہوشی رہی آخر نوبت احتراق تک پہنچ گئی............حضرت خلیفۃ اللہ کو ہر روز دعا کے لئے توجہ دلائی جاتی تھی اور وہ کرتے تھے 25/اکتوبر کو حضرت اقدس کی خدمت میں بڑی بیتابی سے عرض کی گئی کہ عبدالرحیم کی زندگی کے آثار اچھے نظر نہیں آتے حضرت رؤف رحیم تہجد میں اس کے لئے دعا کر رہے تھے کہ اتنے میں خدا کی طرف سے آپ پر کھلا'' تقدیر مبرم ہے اور ہلاکت مقدر ہے'' فرمایا: جب خدا تعالیٰ کی یہ قہری وحی نازل ہوئی تو مجھ پر حد سے زیادہ حزن طاری ہوا اس وقت بے اختیار میرے منہ سے نکل گیا کہ یا الٰہی! اگر یہ دعا کا موقعہ نہیں تو میں شفاعت کرتا ہوں اس کا موقع تو ہے اس پر معاً وحی نازل ہوئی۔

ترجمہ۔ یعنی آسمانوں اور زمین کی سب مخلوق اس کی تسبیح کرتی ہے کون ہے جو اس کے اذن کے بغیر اس کے حضور شفاعت کرے۔

اس جلالی وحی سے میرا بدن کانپ گیا اور مجھ پر سخت خوف اور ہیبت طاری ہوئی کہ میں نے بلا اذن شفاعت کی ہے۔ ایک دو منٹ کے بعد پھر وحی ہوئی اِنَّکَ اَنْتَ الْمَجَاز۔ یعنی تجھے اجازت ہے۔ اس کے بعد حالاً بعد حالٍ عبدالرحیم کی صحت ترقی کرنے لگی

اکتوبر۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحبؓ کی پہلی شادی حضرت ام ناصر سے ہوئی۔ شادی آگرہ میں عمل میں آئی خلیفہ رشیدالدین صاحب وہاں متعین تھے حضرت صاحبزادہ صاحب 11 اکتوبر کی شام قادیان واپس پہنچے نانا جان بھی ہمراہ تھے۔ اگلے روز حضور کے گھر سے دلہن کی خوشی میں پتاشے تقسیم ہوئے۔ (تاریخ احمدیت جلد دوم ص ۲۲۵)

''تذکرۃ الشہادتین'' کی تصنیف

حضرت سید عبداللطیف صاحب شہید کا دل ہلا دینے والا حادثہ شہادت جماعت احمدیہ کی تاریخ میں نہایت درجہ اہمیت رکھنے والا ناقابل فراموش حادثہ تھا۔ لہٰذا حضرت اقدس مسیح موعود نے دنیا کے سامنے اس کی تفصیلات بتانے اور جماعت کو حضرت سید عبداللطیف صاحب شہید اور مولوی عبدالرحمٰن شہید کا اسوۂ حسنہ تا قیامت پیش نظر رکھنے کی تحریک کرنے کے لئے '' تذکرۃ الشہادتین'' تصنیف فرمائی جو اکتوبر ۱۹۰۳ء میں شائع ہوئی حضرت اقدس کا ارادہ تھا کہ یہ کتاب ۱۶/اکتوبر ۱۹۰۳ء کو تالیف کر کے گورداسپور لے جائیں جہاں حضور پر فوجداری مقدمہ دائر تھا لیکن ایسا اتفاق ہوا کہ آپ کو سخت درد گردہ شروع ہو گیا حضور کو خیال ہوا کہ یہ کام ناتمام رہ گیا۔ صرف دو چار دن ہیں۔ اگر میں اسی طرح درد گردہ میں مبتلا رہا جو ایک مہلک بیماری ہے تو یہ تالیف نہیں ہو سکے گی تب خدا تعالیٰ نے آپ کو دعا کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے رات کے وقت تین بجے کے قریب اپنے اہل بیت سے کہا کہ اب میں دعا کرتا ہوں تم آمین کہو۔ سو آپ نے اسی درد ناک حالت میں صاحبزادہ مولوی عبداللطیف شہید کے تصور سے دعا کی یا الٰہی اس مرحوم کے لئے میں لکھنا چاہتا تھا۔ تو ساتھ ہی حضور کو غنودگی ہوئی اور الہام ہوا'' سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِیْم '' یعنی سلامتی اور عافیت ہے یہ خدائے رحیم کا کلام ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔'' پس قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ ابھی صبح کے چھ نہیں بجے تھے کہ میں بالکل تندرست ہو گیا اور اسی روز نصف کے قریب کتاب کو لکھ لیا'' یہ گویا مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کی ایک جدید کرامت تھی جو ان کی وفات کے بعد'' تذکرۃ الشہادتین'' کی تکمیل کے ذریعہ سے ظاہر ہوئی۔ (تاریخ احمدیت جلد دوم ص ۳۳۷۔۳۳۸)

۲۵/دسمبر۔ شام کے وقت بہت سے احباب بیرونجات سے آئے ہوئے تھے آپ نے میاں نجم الدین صاحب مہتمم لنگر خانہ کو بلوا کر تاکیداً فرمایا کہ:۔ دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں اس لئے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو۔ سردی کا موسم ہے چائے پلاؤ اور تکلیف کسی کو نہ ہو تم پر میرا احسن ظن ہے کہ مہمانوں کو آرام دیتے ہو۔ ان سب کی خوب خدمت کرو اگر کسی کو گھر یا مکان میں سردی ہو تو لکڑی یا کوئلہ کا انتظام کر دو۔

۲۶، ۲۷/دسمبر۔ جلسہ سالانہ قادیان میں منعقد ہوا۔

تصنیفات 1903ء

۱۔ مواہب الرحمٰن ۱۴/جنوری ۱۹۰۳ء۔ مصر سے ایک عربی اخبار'' اللّواء'' نکلا کرتا تھا۔ نومبر ۱۹۰۲ء میں اس کے ایڈیٹر نے اپنے پرچہ میں لکھا کہ ایک انگریزی پرچہ سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے ایک شخص نے مسیحیت اور نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اور کہتا ہے کہ طاعون کا ٹیکہ کرانا کچھ مفید نہیں یہ توکل کے خلاف ہے۔ ۲۵/نومبر ۱۹۰۲ء کو حضرت اقدس کی خدمت میں یہ اخبار پیش ہوا۔

اس پر حضرت اقدس نے ارادہ فرمایا کہ اخبار اللواء کے جواب میں ایک کتاب عربی زبان میں تصنیف کی جائے چنانچہ آپ نے مواہب الرحمٰن لکھنی شروع کر دی حضور نے اس کتاب میں ایمان اور رعایت اسباب پر بڑی مبسوط بحث فرمائی ہے۔

۲۔ نسیم دعوت۔ ۲۸/فروری ۱۹۰۳ء حضرت اقدس کی دعوت الی اللہ کی سرگرمیوں کو دیکھ کر قادیان کے آریوں میں بھی جوش پیدا ہوا اور انہوں نے ۷/فروری ۱۹۰۳ء کو حضور کے خلاف ایک نہایت ہی گندہ اشتہار نکالا۔ جس کا عنوان تھا۔'' قادیانی پوپ کے چیلوں کی ایک ڈینگ کا جواب'' اس اشتہار میں حضرت اقدس اور جماعت کے معززین کے خلاف اس قدر بکواس کی گئی تھی کہ الامان والحفیظ۔ اس اشتہار کے جواب میں حضور نے کتاب نسیم دعوت شائع فرمائی اس کتاب میں پہلے تو حضور نے اپنی جماعت کو تاکید فرمائی کہ صبر سے کام لیں اور پھر آریوں کی ایک ایک بات کا جواب دیا۔

۲۔ سناتن دھرم۔ ۸/مارچ ۱۹۰۳ء۔

قادیان کے آریہ صاحبان نے یکم مارچ ۱۹۰۳ء کو ایک جلسہ کیا۔ حضرت اقدس نے اس جلسہ میں اپنی کتاب'' نسیم دعوت'' بھجوا دی اس کتاب میں سے نیوگ کا ذکر پڑھ کر پنڈت رام بھجدت نے کہا کہ اگر مرزا صاحب اس کتاب سے قبل میرے ساتھ مسئلہ نیوگ پر گفتگو کر لیں تو نیوگ کے فوائد بیان کر کے میں ان کی تسلی کر دیتا۔ پنڈت جی کی یہ بات سن کر حضرت اقدس نے ایک رسالہ'' سناتن دھرم'' تصنیف فرمایا جس میں مسئلہ نیوگ کی گندگی نہایت ہی وضاحت سے بیان فرمائی یہ رسالہ ۸/مارچ ۱۹۰۳ء کو شائع ہوا۔

4۔ تذکرۃ الشہادتین۔ ۱۶/اکتوبر ۱۹۰۳ء۔ یہ کتاب حضور نے ۱۶/اکتوبر ۱۹۰۳ء کو شائع فرمائی اس میں حضرت اقدس نے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کابل اور ان کے شاگرد رشید حضرت میاں عبدالرحمٰن صاحب کی شہادت کا تفصیل کے ساتھ ذکر فرمایا۔

۵۔ سیرۃ الابدال۔ ۱۴/دسمبر ۱۹۰۳ء۔

یہ ایک فصیح و بلیغ مگر مشکل ترین عربی زبان کا ایک چھوٹا سا رسالہ ہے۔ جو حضرت اقدس نے مخالفین کی عربی دانی کا امتحان لینے کے لئے تصنیف فرمایا تھا۔ اس رسالہ میں حضور نے ابدال یعنی اولیاء اللہ کی علامات تحریر فرمائی ہیں۔

۱۹۰۳ء کے بعض صحابہؓ۔ ۱۹۰۳ء کے بعض جلیل القدر صحابہؓ کے نام یہ ہیں: حاجی غلام احمد صاحب آف کریامؓ، صوفی محمد حسن صاحبؓ بروکن ہل آسٹریلیا، ماسٹر محمد علی صاحب اشرفؓ، سید زین العابدین ولی اللہ شاہؓ صاحب، مولوی محمد جیؓ صاحب، حکیم محمد چراغ الدین صاحبؓ۔

''سیدنا طاہرؒ نمبر''

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۳ء کے موقع پر خصوصی اشاعت'' سیدنا طاہرؒ نمبر'' پیش کر رہا ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے بابرکت دور خلافت کے حوالہ سے مضامین شائع ہوں گے۔ انشاءاللہ۔

......اگر آپ کے پاس حضور رحمہ اللہ کے حوالہ سے کوئی یادگار واقعہ یا تحریر ہو تو ہمیں بھجوائیں۔ ہم اس سے استفادہ کریں گے۔ انشاءاللہ

......جو احباب اس خصوصی نمبر میں اشتہار دینا چاہیں وہ جلد از جلد رابطہ کریں۔ (مینجر)

M. S. DOUBLE GLAZING LTD.
Supplier & Installers
UPVC
Windows, Doors, Porches, Patio Doors
For Friendly Quote Please Contact **Tel: 020 8664 8040**
Mobile:07734470783 Fax: 020 8665 6685
Free Estimate, Grade 'A' Quality Material, Competitive Price, 10Years Guarantee
احمدی بہن بھائیوں کے لئے خوشخبری! ڈبل گلیزنگ کا نہایت معیاری کام۔ اے گریڈ کوالٹی کا میٹریل مناسب دام

اذکروا محاسن موتاکم

مؤلف اصحاب احمد

مکرم ملک صلاح الدین صاحب (مرحوم) درویش قادیان

(احمد طاهر مرزا - ربوه)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی رضی اللہ عنہ (یکے از اصحاب تین صد تیرہ) کے وصال پر سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا جو ہر اس شخص کے لئے جو سوانح حیات بزرگان پر کچھ کام کرنا چاہتا ہے رہبر و رہنما ہے۔حضور فرماتے ہیں:

" وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ابتدائی زمانہ میں خدمات کی ہیں ایسی ہستیاں ہیں جو دنیا کے کیلئے تعویذ اور حفاظت کا ذریعہ ہیں...... یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہزاروں نشانات کا چلتا پھرتا ریکارڈ تھے۔نہ معلوم لوگوں نے کس حد تک ان ریکارڈوں کو محفوظ کیا ہے مگر بہر حال خدا تعالیٰ کے ہزارون نشانات کے وہ چشمدید گواہ تھے.....ان ہزاروں نشانات کے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ اور آپ کی زبان، اور آپ کے کان، اور آپ کے پاؤں وغیرہ کے ذریعے ظاہر ہوئے.....ایک ایک صحابی جو فوت ہوتا ہے وہ ہمارے ریکارڈ کا ایک رجسٹر ہوتا ہے ....اگر ہم نے ان رجسٹروں کی نقلیں کر لی ہیں تو ہمارے لئے خوشی مقام ہے......"۔

(خطبہ جمعہ روز نامہ الفضل قادیان ۲۸/اگست ۱۹۳۱ء)

مکرم ملک صلاح الدین صاحب مرحوم نے بلاشک وشبہ سینکڑوں صحابہ کے حالات زندگی کتابی صورت میں محفوظ کئے اور بیسیوں ایسے احباب کرام کے حالات جمع کئے جو ابھی تک طبع سے آراستہ نہیں ہوسکے۔

تین سال پہلے اس عاجز کو قادیان جانے کی سعادت حاصل ہوئی۔دسمبر ۲۰۰۰ء اور جنوری ۲۰۰۱ء میں ماہ رمضان المبارک کے ابتدائی ایام خاکسار نے محترم ملک صاحب کی صحبت میں گزارے اور کئی گھنٹے روزانہ آپ سے مستفیض ہوتا رہا۔دوران گفتگو آپ سے استفسار کیا کہ آپ کو اصحاب احمد کے حالات تدوین کرنے کا ذوق کیونکر پیدا ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے لکھنے کا شوق تھا۔اور حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ مؤسس الحکم نے حوصلہ افزائی فرمائی۔۱۹۴۰ء کے عشرہ میں قادیان میں سینکڑوں صحابہ کرام حیات تھے ایک دن خاکسار نے حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب سے استفسار کیا کہ آیا آپ نے اپنے حالات زندگی لکھے ہیں؟ انہوں نے از راہ شفقت وقت دیا اور خاکسار نے عزم ہمت باندھا۔اس طرح حضرت پیر منظور محمد صاحب سے ملا تو معلوم ہوا کہ ان کے حالات بھی محفوظ نہیں ہیں۔اس طرح اس ضرورت کے پیش نظر میرا ذوق بڑھتا چلا گیا اور خاکسار نے بیسیوں صحابہ کرام کو اپنے سوانح حیات لکھنے یا لکھوانے کی تحریک کی اور یوں یہ سلسلہ چل پڑا۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے کئی مواقع پر صحابہ کرام کے حالات جمع کرنے کا ارشاد فرمایا جس پر خاکسار کو مزید حوصلہ ملا۔مکرم ملک صاحب نے بتایا کہ جب اصحاب احمد کی پہلی جلد شائع ہوئی تو حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ ابھی حیات تھے۔خاکسار نے ان کی خدمت میں کتاب پیش کی جس سے وہ بہت خوش ہوئے۔البتہ ساتھ یہ بھی فرمایا کہ میرا تجربہ یہ ہے کہ لوگ کتب بہت کم خریدتے ہیں اس پر ملک صاحب نے کہا کہ میری کتاب تو ۲۰۰ کی تعداد میں فروخت بھی ہو چکی ہے۔اس پر یعقوب علی عرفانیؓ خوش بھی ہوئے اور حیران بھی ہوئے۔بہر حال یوں ملک صلاح الدین صاحب کے بابرکت کام کا آغاز ہوا۔

آپ کے اساتذہ کرام

آپ کی خوش بختی تھی کہ آپ نے بزرگ اساتذہ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔۱۹۴۰ء کے عشرہ میں جب آپ نے سیرت و سوانح صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کام کا آغاز کیا۔آپ کو حضرت سیدنا مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اےؓ، حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ، حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحبؓ، حضرت مولانا شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ، حضرت شیخ محمود احمد عرفانی صاحبؓ، حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحبؓ، حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب قادیانیؓ، حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانیؓ اور کئی دیگر بزرگ صحابہ رضوان اللہ علیہم کی پر شفقت رہنمائی حاصل رہی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق کہ جو شخص بنی نوع انسان کے لئے خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر کام کرتا ہے اور نفع رسانی میں پیش پیش رہتا ہے وہ ایک کروڑ انسان سے بھی بہتر ہے یقیناً مکرم ملک صلاح الدین صاحب مرحوم ان لوگوں میں شامل تھے جو کروڑہا انسانوں کے لئے نفع رسانی کا کام کر کے ہم سے جدا ہوئے۔

آپ کے علمی کارنامے

محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے نے ۱۹۴۰ء کے عشرہ میں سیرۃ و سوانح صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کام کا آغاز کیا۔آپ کے ابتدائی مقالات و مضامین ریویو آف ریلیجنز اردو قادیان میں ۱۹۴۱ء سے لیکر ستمبر ۱۹۴۷ء تک شائع ہوتے رہے۔

۱۹۴۷ء کے ریویو آف ریلیجنز اردو قادیان میں حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب اور آپ کے خاندان کے حالات' حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی اور حضرت بھائی عبد الرحیم قادیانی کی سیرۃ و سوانح کی بابت پہلی بار بہت سے تشنہ گوشوں کو آپ نے ان مقالات و مضامین میں اجاگر کیا۔علاوہ ازیں اس دور میں آپ کے بعض مقالے اخبار بدر قادیان اور اخبار الفضل قادیان میں بھی شائع ہوتے رہے۔

سیرۃ و سوانح اصحاب احمد کا کتابی صورت میں آغاز:

آپ کی باقاعدہ تصنیف 'اصحاب احمد' جلد اول دسمبر ۱۹۵۰ء میں منصہ شہود پر آئی۔جس میں آپ نے اس بات کا اظہار کیا کہ میری کئی قابل قدر اصحاب نے اس سلسلہ میں رہنمائی فرمائی۔اور تاریخ احمدیت کے اعتبار سے بعض امور کی نشاندہی کی مثلاً یہ کہ ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب باغ میں خیمہ زن ہوئے تھے۔وہ کون سا مقام تھا۔باغ میں فلاں فلاں بزرگ کہاں کہاں خیمہ زن ہوئے تھے۔مدرسہ تعلیم الاسلام اور ریویو آف ریلیجنز کا دفتر کہاں واقع تھا۔مولانا ابوالکلام آزاد کے بھائی ابوالنصر آہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کس جگہ ملاقات کی۔ابتداء میں قادیان کی حد بندی کیا تھی وغیرہ وغیرہ۔اس سلسلہ میں آپ کی جن بزرگان نے رہنمائی فرمائی ان میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب، حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادقؓ، حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر ایم۔اےؓ، حضرت بھائی عبد الرحمٰن قادیانیؓ، حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب قادیانیؓ، حضرت ڈاکٹر عطر الدین صاحبؓ، حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹؓ، حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضوان اللہ علیہم کے اسماء شامل ہیں۔

اصحاب احمد جلد اول میں شامل اصحاب کرام

محترم ملک صلاح الدین صاحب نے پہلی جلد میں مندرجہ ذیل صحابہ کرام کے حالات زندگی شامل اشاعت کئے ہیں۔

۱۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ولد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۲۔ اسی ضمن میں حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب اور حضرت مریم النساء بیگم صاحبہ المعروف ام طاہر کے مختصر حالات زندگی۔

۳۔ حضرت مولوی رحیم اللہ صاحب لاہوری (یکے از اصحاب ۳۱۳)

۴۔ حضرت میاں اللہ بخش صاحب امرتسری اور آپ کی اہلیہ محترمہ

۵۔ حضرت ملک مولا بخش صاحب اور آپ کی اہلیہ محترمہ

۶۔ حضرت منشی امام الدین صاحب پٹواری اور آپ کی اہلیہ محترمہ

۷۔ حضرت مرزا نیاز بیگ صاحب اور آپ کا خاندان

۸۔ حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب

۹۔ حضرت مرزا رسول بیگ صاحب

۱۰۔ حضرت مرزا اکبر بیگ صاحب

۱۱۔ حضرت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور آپ کا خاندان

نیز ضمناً کئی احباب کرام کا تذکرہ بھی کتاب میں شامل ہے۔(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہوں: اصحاب احمد جلد اول طبع اول' طبع دوم، سوم، نیز چہارم شائع شدہ ۱۹۵۰ء، ۱۹۹۳ء، ۱۹۹۵ء، ۱۹۹۷ء)

آپ کی کتب کا اجمالی جائزہ

آپ نے تاریخ سلسلہ احمدیہ، سیرۃ و سوانح اصحاب احمد، سیرۃ و سوانح صحابیات، سیرۃ و سوانح تابعین اصحاب احمد، سیرۃ سوانح علماء کرام اور جماعت احمدیہ کی چیدہ چیدہ شخصیات کے حالات زندگی محفوظ کرنے کے لئے کئی کتب کی سیریز شروع کیں اور اکثر سیریز کو مستقل بنیادوں پر چلانے میں آپ کو کامیابی حاصل ہوئی۔مثلاً

۱۔اصحاب احمد، ۲۔تابعین احمد، ۳۔اصحاب احمد ۳۱۳ ۴۔رسالہ اصحاب احمد، ۵۔مکتوبات احمد۔۶۔مکتوبات اصحاب احمد۔

۳۱۳ اصحاب سے وہ مخلصین صحابہ کرام مراد ہیں جن کا ذکر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ضمیمہ انجام آتھم میں فرمایا ہے۔

(انجام آتھم۔روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۲۸ تا ۳۲۵)

صحابیات احمد: اس ضمن میں آپ نے کئی مسودات تیار کئے تاہم با قاعدہ طور چند ایک کتب ہی شائع ہو سکیں۔مثلاً کتاب سیرۃ حضرت امّ طاہرؓ شائع ہوئی۔جس کے ۱۹۹۳ء تک تین ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔چوتھے ایڈیشن کی تیاری میں مصروف تھے مگر آپ کی زندگی نے وفا نہ کی۔

مبشرین احمد: اس سیریز میں علمائے کرام اور مربیان ومبلغین کرام کے حالات و واقعات اور سوانح پیش کرنا مقصود تھا۔اس کی ایک جلد شائع ہوئی تاہم بعض مسودے تیار تھے لیکن زیور طبع سے آراستہ نہ ہو سکے۔

۱۹۵۵ء میں بزرگان کرام اور احباب جماعت اور آپ کے محسنوں نے آپ کو مشورہ دیا کہ چونکہ کتابیں شائع کرنا مشکل امر ہے اور مالی مسائل

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

کے علاوہ طباعت و اشاعت کی وجہ سے بھی تاخیر ہو جاتی ہے لہذا مناسب ہوگا کہ آپ ماہنامہ یا دوماہی رسالہ 'اصحاب احمد' کا اجراء کریں اور جو مسودات و مواد تیار ہو آپ اسے شائع کرتے جاویں۔ چنانچہ ۱۹۵۵ء میں آپ نے دوماہی رسالہ اصحاب احمد شروع کیا اور بعض صحابہ کرام کے حالات و واقعات، آپ کے مکتوبات اور بعض نایاب و نادر بیاض شائع کیں۔ تاہم بوجوہ یہ سلسلہ ۱۹۵۶ء تک جاری رہا اور بعد میں بند ہو گیا۔ اسی عرصہ میں جو دوماہی، سہ ماہی، چار ماہی اور ششماہی شمارہ جات، آپ نے شائع کروائے ان رسائل کا ہر ایک شمارہ فی ذاتہ ایک کتاب سے کم نہیں ہے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہوں رسالہ اصحابہ احمد ۱۹۵۵ تا ۱۹۵۶ء کے شمارہ جات)

مکتوبات احمدؑ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سینکڑوں مکتوبات وخطوط موافقین اور مخالفین کے نام لکھے۔

مکتوبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک قسم تو وہ ہے جو حضور نے اپنے قلم مبارک سے تحریر کئے۔ اور دوسری قسم کے وہ مکتوبات ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات و ہدایات کے مطابق قادیان سے تحریر کئے گئے۔ حضرت حکیم الامت مولانا حکیم نور الدین صاحب بھیروی خلیفۃ المسیح الاولؓ، حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ، حضرت قاضی سید امیر حسین صاحبؓ، حضرت صاحبزادہ پیر افتخار الدین صاحبؓ اور حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحبؓ کے تحریر کردہ سینکڑوں ہزاروں خطوط برصغیر اور اکناف عالم میں روانہ کئے گئے۔ (اس کی تفصیل اخبار الحکم قادیان اخبار البدر قادیان دور حضرت مسیح موعود ۱۸۹۷ء سے ۱۹۰۸ء) نیز سیرۃ وسوانح صحابہ کرام اصحاب احمد ودیگر کتاب سیرۃ صحابہ میں موجود ہے)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خطوط کی جمع و تدوین کا آغاز حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ نے کیا۔ آپ نے چھ جلدیں شائع کیں اور بعض جلدوں کے دو یا تین حصے شائع کئے (کل ۱۰ کے قریب جلدیں بنتی ہیں) آپ کے تدوین کردہ سینکڑوں مکتوبات کا اکثر حصہ اخبار الحکم قادیان کے ۱۹۰۰ء سے لیکر ۱۹۴۳ء کے فائل میں شائع شدہ ہے اور بعض اہم مکتوبات اگرچہ الحکم میں شائع ہوتے تاہم باقاعدہ طور پر کتابی صورت میں شائع نہ ہو سکے۔

حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ نے بھی بیسیوں مکتوبات اخبار البدر قادیان میں شائع کر کے محفوظ فرمائے۔

(البدر قادیان ۱۹۰۲ تا ۱۹۲۶ء)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تشحیذ الاذہان کا اجراء مارچ ۱۹۰۶ء میں کیا۔ اور آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض نایاب مکتوبات تشحیذ الاذہان قادیان میں ۱۹۰۶ء سے ۱۹۱۳ء تک فائل میں شائع کر کے ہمیشہ کے لئے محفوظ فرمائے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

اسی طرح الفضل قادیان میں مکرم ملک فضل حسین صاحب اور کئی اور احباب نے بھی بیسیوں نایاب مکتوبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام، شائع کر کے محفوظ کئے۔ اخبار الفضل قادیان ۱۹۳۸ء سے لیکر ۱۹۴۶ء کے شمارہ جات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کئی مکتوبات جمع و تدوین کردہ مکرم مہاشہ فضل حسین صاحب شائع ہوئے۔

اسی طرح مؤرخ احمدیت مؤلفہ مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بھی کئی نادر نایاب مکتوبات تاریخ احمدیت میں محفوظ کئے۔

جب مکرم ملک صلاح الدین صاحب مرحوم نے اصحاب احمد کا سلسلہ شروع کیا تو سوانح کے ساتھ ساتھ بیسیوں مکتوبات بھی آپ نے محفوظ کئے۔ اصحاب احمد میں متعدد مکتوبات معہ چربہ جات محفوظ ہیں۔ تاہم نومبر ۱۹۵۴ء میں آپ نے مکتوبات احمدیہ جلد ہفتم حصہ اول شائع کی۔ اس کتاب میں حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی اور بعض دیگر اصحاب احمد کے مکتوبات شامل ہیں۔ اس جلد میں آپ نے ۱۸۹۲ء سے ۱۹۰۸ء تک کے اکاون مکتوبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام شائع کئے۔

اس کتاب کے پیش لفظ میں آپ تحریر کرتے ہیں کہ شروع سے اس خیال سے بے نیاز ہو کر تصنیف کا کام کر رہا ہوں کہ دوست خرید کر حوصلہ افزائی کرتے ہیں یا نہیں۔ اصحاب احمد جلد دوم اور مکتوبات اصحاب احمد جلد اول قریباً نو ہزار روپیہ کے صرف کثیر سے خاکسار نے شائع کیا ہے لیکن پانچ چھ صد روپیہ سے زیادہ قیمت کی کتب فروخت نہیں ہوئیں۔ خاکسار نے نہ صرف یہی کتاب تیار کی ہے بلکہ صحابیات جلد اول مکتوبات اصحاب احمد جلد دوم، اور اصحاب احمد جلد سوم اور بعض اور مفید کتب تیار ہیں۔ جن کی قریب کے عرصہ میں ہی تکمیل ہو جائے گی۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد ہفتم حصہ اول ص ۲ ۳/نومبر ۱۹۵۴ء)

یہ جلد قریباً ۲۰۰ صفحات معہ چربہ جات پر مشتمل ہے۔

دسمبر ۲۰۰۰ء اور جنوری ۲۰۰۱ء میں دوران انٹرویو محترم ملک صاحب نے خاکسار کو بتلایا کہ جب میں نے مکتوبات احمدیہ کا سلسلہ شروع کیا تو حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ نے از راہ شفقت خاکسار کو مکتوبات شائع کرنے کی نہ صرف بخوشی اجازت مرحمت فرمائی بلکہ حوصلہ افزائی اور رہنمائی بھی فرمائی۔ چونکہ حضرت عرفانی الکبیر نے مکتوبات احمدیہ کی چھ جلدیں شائع کی تھیں اس لئے خاکسار نے اس جلد کا نام مکتوبات احمدؑ جلد ہفتم رکھا۔

مکتوبات اصحاب احمدؑ

مکتوبات اصحاب احمد کے نام سے آپ کی مرتبہ ایک جلد ۱۹۵۴ء میں شائع ہوئی اس جلد میں حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا، حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ، اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے کے مکتوبات شامل ہیں۔

تصاویر صحابہ کرام

مؤلف اصحاب احمد نے بزرگان سلسلہ کی سیرۃ وسوانح کے ساتھ ساتھ سینکڑوں صحابہ کرامؓ کی نایاب و نادر تصاویر بھی شائع کر کے ہمیشہ کے لئے محفوظ کیں۔ ان میں بہت سے ایسی تصاویر ہیں جن کا ماخذ سوائے اصحاب احمد کے اور کوئی نہیں۔

بعض کتب کا اجمالی جائزہ

❁۔ اصحاب احمد جلد دوم مشتمل بر حالات حضرت حجۃ اللہ نواب محمد علی خان صاحبؓ، پہلی بار اگست ۱۹۵۲ء میں ۶۸۲ صفحات پر مشتمل شائع ہوئی۔ اس کا دوسرا ایڈیشن مع اضافہ جات چند سال قبل شائع ہوا ہے جو ۱۱۸ صفحات پر مشتمل ہے۔

❁۔ اصحاب احمد جلد سوم۔ مشتمل بر حالات حضرت بابو فقیر علی صاحب، حضرت شیخ فضل احمد بٹالوی، حضرت منشی برکت علی خان صاحب شملوی اور اہل خانہ وغیرھم۔ پہلا ایڈیشن ۱۹۵۷ میں جبکہ دوسرا دسمبر ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔

❁۔ اصحاب احمد جلد چہارم مشتمل بر حالات و روایات حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ۔

پہلی بار ۱۹۵۱ء دوسری بار ۱۹۶۸ء تیسری بار ۱۹۹۰ء کے عشرہ میں شائع ہوئی جو کہ ۱۴۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

❁۔ اصحاب احمد جلد پنجم۔ حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحبؓ کے حالات وواقعات پر مشتمل ہے

❁۔ اصحاب احمد جلد ششم، قاضی فیملی کے حالات پر مشتمل ہے یعنی حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب اور آپ کی اہلیہ۔ حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب اور اہل خانہ اور حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب رضوان اللہ علیہم۔ یہ جلد ۱۴۴ صفحات پر مشتمل ۱۹۵۹ء میں شائع ہوئی۔

❁۔ اصحاب احمد جلد ہفتم سیرت سوانح حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب جالندھری و افراد خانہ، حضرت مولوی عبداللہ صاحب بوتالویؓ اور حضرت چوہدری برکت علی خان صاحبؓ گڑھ شنکری کے حالات و واقعات پر مشتمل ہے۔ ۱۹۵۹ء میں شائع ہوئی۔

❁۔ اصحاب احمد جلد ہشتم یہ جلد بھی بعض صحابہ کرم کے سوانح حیات پر مشتمل ہے۔

❁۸۔ اصحاب احمد جلد نہم جو حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانیؓ کے تفصیلی سوانح حیات پر مشتمل ہے۔ اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہوئے۔ پہلا ۱۹۶۱ء دوسرا ۱۹۹۲ء جبکہ تیسرا ۱۹۹۹ء میں لاہور سے شائع ہوا۔ قریباً ۵۵۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

❁۔ اصحاب احمد جلد دہم۔ پہلی بار ۱۹۶۱ء میں ۲۷۰ صفحات پر مشتمل شائع ہوئی اس میں ۸۰ سے زائد صحابہ کے حالات زندگی شامل ہیں۔

❁۔ اصحاب احمد جلد یاز دہم جو خاندان حضرت چوہدری محمد نصر اللہ خان صاحبؓ والد ماجد حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحبؓ کے حالات و واقعات پر مشتمل ہے۔ یہ جلد دسمبر ۱۹۶۲ء میں شائع ہوئی جو کہ ۴۰۸ صفحات پر مشتمل ہے۔

❁ اصحاب احمد جلد ۱۲ جو حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحبؓ مالیرکوٹلوی کی سیرت سوانح پر مشتمل ہے پہلی بار مئی ۱۹۶۵ء میں شائع ہوئی۔

❁۔ اصحاب احمد جلد سیز دہم جو ضلع گورداسپور کے حالات پر مشتمل ہے اس میں ۶۴ صحابہ کے سوانح شامل ہیں۔ ۳۱۶ صفحات پر مشتمل یہ جلد دسمبر ۱۹۶۷ء میں شائع ہوئی۔

❁ ۔ اصحاب احمد جلد چہاردہم۔ مشتمل بر حالات زندگی حضرت مولانا حسن علی صاحب بھاگلپوری سابق مسلم واعظ پہلی بار جنوری ۱۹۷۱ء میں شائع ہوئی جو کہ ۱۶۲ صفحات پر مشتمل ہے۔

❁۔ اصحاب احمد جلد ۱۵۔ اس جلد میں حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب حاجی پورہ (کپورتھلہ) کی سوانح حیات شامل ہیں نیز کپورتھلہ کے بعض اور صحابہ کا اجمالی تذکرہ شامل ہے۔

یہ جلد دسمبر ۱۹۸۵ء میں شائع ہوئی جو کہ ۳۱۲ صفحات پر مشتمل ہے۔

❁۔ سفر یورپ ۱۹۲۴ء حصہ اول سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ عنہ کے سفر یورپ پر مشتمل ہے جو دو حصوں میں شائع ہوا۔ سفر یورپ کے حالات اس سے قبل رسالہ اصحاب احمد میں ۱۹۵۵ء کے شمارہ جات میں شائع ہوئے۔ سفر یورپ حصہ دوم کا مسودہ تیار تھا تاہم شائع نہ ہو سکا۔

معزز قارئین یہ نمونۂ آپ کی مطبوعہ کتب کی اجمالی جھلک ہے جس میں بلاشبہ ۵۰۰ صد سے زائد اصحاب کے تفصیلی یا اجمالی حالات شامل ہیں ۱۹۶۷ء میں محترم ملک صلاح الدین صاحب نے اصحاب احمد کی بابت لکھا۔

"قریباً ساڑھے تین صد صحابہ کرام کے مفصل سوانح پیش کر چکا ہوں"

(اصحاب احمد جلد ۱۳ حاشیہ)

۱۹۶۷ء کے بعد قریباً چالیس سال آپ زندہ رہے۔ یقیناً سینکڑوں کے حالات زندگی محفوظ کرنے کی آپ کو سعادت عظمیٰ حاصل ہوئی۔

بعض غیر مطبوعہ

مسوّدات ومقالہ جات

نوٹ: یہ وہ مسودات ہیں جن کا ذکر مؤلف اصحاب احمد نے اپنی کتب میں کیا ہے۔

(۱) صحابہ صوبہ بہار (۲) صحابہ ۳۱۳ منتخب۔

(اصحاب احمد جلد ۱۴ ص ۲)

(۳) صحابہ کرام اضلاع ہوشیارپور و جالندھر۔

(۴) حضرت منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی

(۵) سیکھوانی برادران حضرت میاں امام الدین

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A. Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

سیکھوانی حضرت میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی اور حضرت میاں جمال الدین صاحب سیکھوانی۔

(اصحاب احمد جلد ۱۳ پیش لفظ)

(۶) حضرت مولوی عبدالمغنی خان صاحب پسر حضرت مولانا برہان الدین جہلمی صاحب رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

(رسالہ اصحاب احمد جلد نمبر ۳ تا ۴ صفحہ ۵)

❁ آپ تحریر کرتے ہیں:

''سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء پر خاکسار کی تصانیف کا ذکر کرکے احباب جماعت کو بتاکید تلقین فرمائی کہ اپنی اولاد کو صحابہ کرام کے حالات پڑھوائیں مطلب یہ کہ تا نئی پود ان کی نیک سیرت سے متاثر ہوکر ان کی صحیح جانشین بن سکے۔اس سلسلہ میں ذیل کے احباب کے سوانح زیر تالیف ہیں ان کے متعلق دوست جو مزید مواد مہیا فرمائیں گے اسے بشکریہ درج کیا جائے (گا)۔''

ذیل کے حضرات کے مسودات زیر تکمیل ہیں:

(۷) حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ
(۸) حضرت مولوی برہان الدین صاحبؓ
(۹) حضرت سید قاضی امیر حسین صاحبؓ
(۱۰) حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ اور ان کے خاندان کے دیگر صحابہ
(۱۱) حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحبؓ فاضل
(۱۲) حضرت سید مختار احمد صاحبؓ شاہجہان پوری
(۱۳) حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری۔
(۱۴) حضرت خلیفہ نورالدین صاحبؓ
(۱۵) حضرت ملک نورالدین صاحبؓ
(۱۶) حضرت چوہدری اللہ بخش صاحب مالک اللہ بخش صاحب سٹیم پریس قادیان
(۱۷) ایک جلد بابت صحابہ قادیان
(۱۸) ایک جلد بابت صحابہ مشرقی افریقہ

(اصحاب احمد جلد ۳ بار دوم ص ۲)

(۱۹) حضرت میاں خان محمد صاحب کپورتھلوی
(۲۰) حضرت قاضی غلام حسنین صاحبؓ
(۲۱) حضرت حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ

(اصحاب احمد جلد چہارم پیش لفظ)

(۲۲) صحابیات احمد جلد اول جو حضرت ام المومنین کے حالات پر مشتمل تھی شائع نہ ہوسکی۔

(تابعین احمد جلد نہم صفحہ ۹)

(۲۳) سوانح حضرت مولوی عبد اللہ سنوری صاحبؓ
(۲۴) سوانح حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ۔
(۲۵) سوانح حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب
(۲۶) سوانح حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری
(۲۷) سوانح حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ افریقہ
(۲۸) سوانح صحابہ اڑیسہ
(۲۹) تاریخ احمدیت حیدرآباد دکن
(۳۰) حضرت مولوی عبداللہ صاحب مالاباری
(۳۱) سوانح حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب بلالپوری
(۳۲) حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب
(۳۳) سوانح حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ
(۳۴) سوانح حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ

(تابعین احمد جلد نہم ص ۱۲)

قارئین کرام راقم الحروف نے نمونۃً بعض غیر مطبوعہ مسودات کا ذکر کیا ہے۔اس کے علاوہ بھی غیر مطبوعہ مواد موجود ہے۔

تابعین اصحاب احمدؑ

سیرۃ وسوانح کا یہ سلسلہ آپ نے ۱۹۶۱ء میں شروع کیا۔پہلی جلد دسمبر ۱۹۶۱ء میں شائع ہوئی جو ۹۴ صفحات پر مشتمل تھی۔اس جلد میں آپ نے محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ، چوہدری فتح دین صاحب، قاضی تونگر علی صاحب، قاضی شاد بخت صاحب، ملک بشارت احمد شاہد صاحب، حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ، شیخ عبدالقادر صاحب سوداگر مل، الحاج علامہ محمد المغربی اور دمشق کے بعض دیگر احباب کرام کے حالات زندگی پیش فرمائے۔

تابعین اصحاب احمد کی دس سے زائد جلدوں میں آپ نے حضرت مولانا نذیر احمد علیؓ حضرت مرزاق عبدالحق صاحب، حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب، حضرت مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ (سلمہ اللہ تعالیٰ)، حضرت مولوی مصلح الدین صاحب راجیکی، مکرم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب، محترم میں محمد صدیق صاحب بانی اور بیسیوں اور احباب کرام کے حالات زندگی شائع کئے۔

تابعین اصحاب احمد کے بعض ایڈیشن آپ نے متعدد بار شائع کئے مثلاً تابعین اصحاب احمد جلد سوم جو حضرت سیدہ مریم النساء بیگم صاحب المعروف ام طاہر احمد کے حالات زندگی پر مشتمل ہے اس کے ۱۹۹۳ء تک تین ایڈیشن شائع ہوچکے تھے اور چوتھے ایڈیشن کی تیاری آپ گزشتہ چند سال سے کررہے تھے تاہم اس کتاب کا چوتھا ایڈیشن شائع نہ ہوسکا۔

اس کتاب میں حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار صاحب والد ماجد حضرت ام طاہر احمد اور آپ کی اولاد کے حالات شامل ہیں۔

محترم ملک صاحب کے کارہائے زندگی کا یقیناً ایک مضمون میں کیا بلکہ ایک کتاب میں احاطہ نہیں کیا جاسکتا وہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔قادیان میں درویش کی حالت میں آپ نے زندگی گزاری اور آپ کو خود درویش قادیان ہونے کا شرف حاصل تھا۔آپ کی تالیف وتصنیف کے لئے جو خدمات ہیں وہ ایک کتاب کی متقاضی ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے پرائیویٹ سیکرٹری ہونے کے ساتھ ساتھ مدرسہ احمدیہ قادیان، نظارت بہشتی مقبرہ، نظارت تعلیم وتصنیف، نظارت دعوۃ وتبلیغ، نظارت امور عامہ، نظامت وقف جدید، اورکئی اور کلیدی عہدوں پر آپ کو مسلسل سالہا سال خدمات سلسلہ کی توفیق حاصل ہوئی۔

جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر آپ کو تقاریر کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

آپ میں یہ خوبی نمایاں تھی کہ اپنے علوم و معارف سے فراخ دلی اور خندہ پیشانی سے دوسروں کو آگاہ کرتے تھے۔آپ نے اپنی تالیف وتصنیف کے دوران نماز تہجد شاذ ہی کسی دن چھوڑی اور اپنی ابتدائی کتب دارالمسیح قادیان میں قیام کے دوران تالیف کیں۔

اس وقت جبکہ خاکسار یہ سطور لکھ رہا ہے تو آپ کے تالیف وتصنیف ڈیسک کا نقشہ یوں کھینچا جا سکتا ہے کہ ایک چارپائی پر کمبل اوڑھے ایک سفید ریش دبلے پتلے اور طویل القامت وجیہ صورت بزرگ تشریف فرما ہیں اور چارپائی سینکڑوں کاغذات سے بھری پڑی ہے۔ساتھ بخار اور انتڑیوں کی تکالیف بھی ہیں تاہم یہ فرشتہ سیرت عالم حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کی سیر وسوانح لکھ رہے ہیں۔(معلوم نہیں کہ یہ کتاب شائع ہوئی یا نہیں)۔

راقم کی آپ سے یہ آخری ملاقات تھی۔

۹۲ سال کی عمر میں آپ فروری ۲۰۰۳ء میں ہم سے جدا ہوگئے اور ایک یادگار عہد حوالہ بخدا ہوا۔تاہم یہ حقیقت ہے کہ جس طرح کہ اخبار الحکم قادیان کے بغیر تاریخ احمدیت کو مکمل نہیں کیا جاسکتا اسی طرح جو شخص بھی صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سیرت وسوانح کے لئے قلم اٹھائے گا اسے یقیناً محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے کی خوشہ چینی اور مرہون منت ہونا پڑے گا۔کیونکہ آپ نے بیسیوں ایسی نایاب کتب شائع کی ہیں جو یقیناً سلسلہ احمدیہ کے لئے ابتدائی ماخذ کا مرتبہ رکھتی ہیں۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ہفت روزہ **الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری**

برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

اعلان ''سیدنا طاہر'' نمبر ماہنامہ خالد

تمام احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جارہا ہے کہ حضرت سیدنا مرزا طاہر احمد ، خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی سیرت وسوانح پر مشتمل ایک ضخیم اور یادگار نمبر عنقریب شائع کیا جارہا ہے۔اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ:

☆......ایسے تمام احباب جن کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خدمت میں رہنے کا موقع ملا ہو وہ اپنے ذاتی مشاہدات پر مشتمل مضامین ضرور بھجوائیں۔

☆......اگر کسی کے پاس حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے حوالہ سے کوئی بھی یادگار واقعہ یا کوئی تحریر ہو تو براہ کرم فوری طور پر ہمیں بھجوادیں۔

☆......اسی طرح اگر کوئی نادر تصاویر ہوں تو وہ بھی ضرور عنایت فرماویں۔تصاویر شائع ہونے کے بعد شکریہ کے ساتھ بحفاظت واپس کردی جائیں گی۔انشاء اللہ

☆......تمام احمدی شعراء سے بھی یہ گزارش ہے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے متعلق اپنا کلام ادارہ کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

☆......یہ ایک یادگار نمبر ہوگا اس لئے اشتہار دینے والے احباب سے گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد اشتہارات کی بکنگ کروالیں۔

☆......اگر کسی خریدار کو اس نمبر کی زائد کاپیاں درکار ہوں تو ان کی تعداد شعبہ اشاعت کو لکھ کر بھجوادیں۔

☆......بیرون ملک رہنے والے احباب اپنے مضامین اس ای میل ایڈریس پر بھجواسکتے ہیں:

Monthlykhalid52@yahoo.com

ادارہ ماہنامہ خالد۔شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

فون نمبر 04524-212349/212685 فیکس: 04524-213091

تمام احمدی احباب کو جو جلسہ سالانہ پر تشریف لارہے ہیں جلسہ کی مبارکباد
آپ کے لئے خوش خبری ہے کہ
ساؤتھ ہال میں ہمارے کسی بھی ریسٹورنٹ میں تشریف لاکر حلال کھانوں سے لطف اندوز ہوں
چوہدری تندوری ریسٹورنٹ، جلیبی جنکشن یا ایکس ایف سی میں احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
چوھدری تندوری ریسٹورنٹ
163 The Broadway Southall - London

دنیائے طب

(ڈاکٹر شبیر احمد بھٹی ۔ لندن)

نئی ادویات کیسے تیار کی جاتی ہیں

آج کل مختلف قسم کی ادویات موجود ہیں جو اکثر فارماسوٹیکل (Pharmaceuticle) کمپنیز کی ایجادات ہیں۔ ان میں سے اکثر ایسی ہیں جن کے بنانے میں اتنا خرچ نہیں آتا جتنا کہ ان کی قیمت سے ظاہر ہے۔ اکثر دوائیاں ٹکوں کے حساب سے بنتی ہیں لیکن سینکڑوں روپوں کے حساب سے بکتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ کمپنیوں کو دوائی کی ایجاد اور تیاری میں جو خرچ آتا ہے اسے پورا کرنے کے لئے اس کی قیمت زیادہ لگانی پڑتی ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو یہ کمپنیاں نئی دوائیاں ایجاد ہی نہ کر سکیں۔

یہاں برطانیہ میں جو مغربی دنیا کا آئینہ دار ہے ایک نئی دوائی یوں تیار کی جاتی ہے:

☆......پہلے تین سال:

ایک نئے مرکب کی تلاش میں گزرتا ہے جسے سمجھنا اور پھر اسے اندازوں کے مطابق مختلف طور پر بدلنا تاکہ یہ وہ شکل اختیار کر جائے جو سائنس دانوں کے خیال میں انسانی جسم کے کسی خاص حصہ میں جا کر کوئی مخصوص تبدیلی کرنے کے قابل ہو سکے۔

☆......دو تین سال مزید:

اس مرکب کو لیبارٹری میں مختلف طور پر پرکھا جاتا ہے اور جانوروں پر استعمال کر کے اس کی مضر صفات کا پتہ لگایا جاتا ہے۔

☆......پھر دو سال:

اگر یہ بہت زہریلی ثابت نہ ہو تو اسے پہلے مرحلہ (Phase 1) کی Trial میں کم از کم ۱۰۰ صحت مند رضا کاروں پر تجربہ کیا جاتا ہے۔ یہ رضا کار خوب جانتے ہیں کہ دوائی پرکھی جا رہی ہے اور انہیں خاصا معاوضہ بھی دیا جاتا ہے۔

☆......مزید دو سال:

مزید دو سال اسے Phase 2 میں ٹرائل کروائی جاتی ہے اور اس بار صحت مند رضا کار نہیں بلکہ رضا کار مریضوں پر اسے تجربہ کیا جاتا ہے اور ان کی تعداد تقریباً پانچ صد ہونی چاہئے۔ ان مریضوں کو بھی علم ہوتا ہے کہ یہ دوائی پرکھی جا رہی ہے لیکن یہاں ضروری نہیں کہ معاوضہ ملے۔

☆......مزید دو سال:

اگر اب تک دوائی بہت زیادہ مضر نہ ہوئی ہو تو مریضوں پر ٹیسٹ کیا جاتا ہے جس میں کم از کم ایک ہزار سے تین ہزار مریض ہوتے ہیں۔ اگر یہاں پر کوئی بہت مضرات پیش نہ آئے اور فائدہ کی شرح مناسب ہو تو تب اسے رجسٹر کروایا جاتا ہے۔

☆......ایک سال:

اس دوائی کو رجسٹر کروانے میں ایک سال کا عرصہ لگتا ہے اور یہاں ادویات کے ادارہ کے سامنے سارے کوائف اور اوپر کئے گئے تمام تجربات کا ماحصل بیان کرنا پڑتا ہے۔ یہ ادارہ جب اپنی تسلی کر لیتا ہے اور خود اپنی چھان بین بھی کر لیتا ہے تو پھر اس کمپنی کو اس دوائی کے بنانے کا لائسنس مل جاتا ہے۔

☆......اس کے بعد:

اس کے بعد تقریباً ایک یا دو سال لگتے ہیں اسے منظر عام پر لانے کے لئے۔ اس کے اشتہار تیار کرنے کے لئے اور کمپنی کے ایجنٹوں کو تیار کرنے کے لئے (یعنی ان کی تعلیم اس دوائی کے بارہ میں)۔ تب (چودہ پندرہ سال کے بعد) یہ دوائی مارکیٹ میں آتی ہے۔ اس کے بعد تقریباً پانچ سے دس سال تک ہر نئی دوائی کے لئے ایک نشان لگا دیا جاتا ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحبان کو اس دوائی سے متعلق کوئی نیا Side Effect نظر آئے تو وہ فوراً دوائی کو رجسٹر کرانے والے ادارے کو یا خود کمپنی کو اس کی اطلاع دے۔ اس سے فائدہ یہ ہوتا ہے کہ کچھ ایسے سائیڈ ایفیکٹ بھی پیدا ہو جاتے ہیں جن کا علم پچاس ہزار یا لاکھوں مریضوں کے استعمال کرنے کے بعد معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً حال ہی میں ایک دوائی Lipobay جسے کئی سال استعمال کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ لاکھوں مریضوں میں ایک یا دو ایک ایسی مرض کا شکار ہوئے جس سے ان کے عضلات گلنے لگ جاتے ہیں۔ کمپنی نے خود ہی اس دوائی کو مارکیٹ سے ہٹا لیا۔

غرض ایک نئی دوائی کو منظر عام پر لانے کے لئے دس سے پندرہ سال لگ جاتے ہیں اور قریباً بیس یا تیس کروڑ پاؤنڈ کا خرچ آتا ہے۔ اس لئے گو کہ دوائی کو بنانے کے اجزاء سستے ہوں گے لیکن ان کے پیچھے جو کام کیا گیا ہے وہ بڑا مہنگا ہوتا ہے اور اسے واپس لینے کے لئے ان کمپنیوں کو دس سال اپنی قیمت نکالنے اور نفع کمانے کے لئے دئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد یہ دوائی ہر کوئی بنا سکتا ہے اور سستی ہو جاتی ہے۔

نیند

میرے کئی مریض ایسے بھی ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم کئی راتوں سے رات بھر نہیں سوئے اور ہمیں نیند آور دوائی دی جائے۔ مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ ایک دفعہ نیند کی دوائی شروع کر دی جائے تو خطرہ ہوتا ہے کہ مریض کہیں اس کا عادی نہ بن جائے۔

نیند کے ایک ماہر ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم رات بھر سو نہیں سکے دراصل وہ بے چینی کی نیند، چھوٹے چھوٹے وقفوں سے سوئے ہوتے ہیں لیکن اس کا انہیں صحیح شعور نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ وہ ہلکی نیند زیادہ سوئے ہوتے ہیں اور گہری نیند کم۔ گہری نیند سونا جسم کی تھکاوٹ کو دور کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔

اگر کسی کی نیند ۴۸ گھنٹے تک روک دی جائے تو ایسے لوگ دن کو بار بار جگہ جگہ نیند کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔ جو لوگ گہری نیند سو نہیں پاتے اکثر تھکاوٹ، حافظہ کی کمزوری اور توجہ برقرار نہ رکھنے کی شکایت کرتے ہیں۔ دیکھا یہ جاتا ہے کہ جو مریض کہتے ہیں کہ ہم ساری رات نہیں سوئے وہ دوسرے دن غنودگی کا شکار نہیں ہوتے۔ ایسے مریضوں کا علاج نیند آور دوائیوں سے نہیں بلکہ ان کی مرض کے محرکات کو سمجھنے سے ہوگا۔

لعاب دہن ۔ پورے وجود کا نمائندہ

(خالد سیف اللہ خان ۔ آسٹریلیا)

ہارورڈ یونیورسٹی کے سکالرز کہتے ہیں کہ انسان کا منہ اس کے وجود کی کھڑکی کی طرح ہے جس میں جھانک کر گھر کے اندر کا حال معلوم کیا جا سکتا ہے۔ لعابِ دہن ایک رنگ میں پورے وجود کا نمائندہ ہے اور جسم کے تمام اعضاء کی کیفیت اور کارکردگی کا آئینہ دار ہے۔ منہ کے اندر بے شمار انواع و اقسام کے اربوں بیکٹیریا، وائرس، مائیکروب، خمیری مادے اور نمکیات پائے جاتے ہیں۔ یہ ننھی مخلوق دو طرح کی ہے ایک وہ ہے جو صحت دینے والی ہے اور دوسری بیماری پیدا کرنے والی ہے لیکن یہ بھی ایک رنگ میں انسان کی خدمت کرتی ہے کیونکہ وہ اپنی ہی قسم کے مضر بیکٹیریا کو جو کھانے پینے کے ساتھ منہ میں داخل ہوتے ہیں ان کو اسی طرح مار مار کر ہلاک کرتی ہے جس طرح کسی ملک کے پرانے باسی باہر سے آنے والے حملہ آوروں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ مفید صحت بیکٹیریا ہر آن مضر صحت بیکٹیریا سے الگ برسرِ پیکار رہتے ہیں۔ یہ جنگ خوراک، نمی، جگہ اور محفوظ ٹھکانوں کے لئے لڑی جاتی ہے۔ جب بیکٹیریا کا ماحول تبدیل ہوتا ہے یعنی انسان اپنی خوراک تبدیل کرتا ہے، دوائیں بالخصوص اینٹی بائیوٹک استعمال کرتا ہے تو منہ کے ان باسیوں میں بھی ردوبدل ہوتا ہے اور مخالف قوتوں کے توازن میں تبدیلی آتی ہے۔ یہ بکٹیریا منہ کے اندر بے ہنگم انداز سے نہیں رہتے بلکہ اپنی علیحدہ بستیاں بسا کر ترتیب سے رہتے ہیں۔ ان کے بڑے بڑے ٹھکانے دانتوں کے مسوڑھے اور زبان کا نچلا حصہ ہوتا ہے۔ چنانچہ ان کے معائنہ سے جسم کے مختلف اعضاء کا حال معلوم کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً دانتوں کی بیماریاں، گردے، جگر، معدہ اور پھیپھڑوں وغیرہ کی خرابی۔ اور دوسرے اعضاء کی خرابی، چنانچہ اس انکشاف نے بیماریوں کی تشخیص اور ان کے علاج کا نیا باب کھول دیا ہے۔ کوشش ہوگی کہ صحت بخش بیکٹیریا کی مدد کی جائے اور مضر صحت بیکٹیریا کو دبایا جائے۔ ابھی یہ تحقیق ابتدائی مراحل میں ہے لیکن پھر بھی ۶۱۵ قسم کے بیکٹیریا منہ کے اندر معلوم ہو چکے ہیں اور مزید ہو رہے ہیں۔

(بحوالہ سڈنی مارننگ ہیرلڈ ۲۷.۳.۰۳)

اس خبر میں دو پہلو خاص دلچسپی کے حامل ہیں۔ ایک تو یہ کہ رحمان خدا نے اربوں ننھے مزدور ہمارے منہ کے اندر ہماری خدمت میں لگا رکھے ہیں جن کے بغیر شاید ہم زندہ ہی نہ رہ سکتے۔ دوسری بات یہ کہ لعابِ دہن ایک رنگ میں انسان کے سارے اعضاء اور ان کے حالات کی نمائندگی کرتا ہے۔ جو لوگ پورے طور پر خدا کے ہو جاتے ہیں خدا ان کا ہو جاتا ہے اور ان کے ذریعہ اپنے نشانات ظاہر فرماتا ہے۔ ان کے وجود کے ہر عضو میں، ان کے چھونے میں، لباس میں اور لعابِ دہن میں برکت رکھ دیتا ہے۔ جس کو جب وہ چاہے اور جس کے لئے چاہے اقتداری معجزہ دکھا دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے۔ تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔''

(رسالہ الوصیت:۱۰)

انبیاء و اولیاء کی زندگیوں میں ایسے کئی واقعات ملتے ہیں جن میں ان کے محض چھونے سے، کپڑوں سے یا لعاب دہن سے لوگوں نے برکت پائی اور بیماروں نے صحت پائی۔ حضرت مرزا بشیر احمدؓ نے اس طرح کا ایک دلچسپ واقعہ یوں بیان فرمایا ہے:

''مسماۃ امتہ اللہ بی بی سکنہ علاقہ خوست مملکت کابل نے مجھ سے بیان کیا کہ جب وہ شروع شروع میں اپنے والد اور چچا سیّد صاحب نور اور سیّد احمد نور کے ساتھ قادیان آئی تو اس کی عمر بہت چھوٹی تھی اور اسکے والدین اور چچا چچی حضرت سیّد عبداللطیف صاحب شہیدؓ کی شہادت کے بعد قادیان چلے آئے تھے۔ مسماۃ امتہ اللہ کو بچپن میں آشوبِ چشم کی سخت شکایت ہو جاتی تھی اور آنکھوں کی تکلیف اس قدر بڑھ جاتی تھی کہ انتہائی درد اور سرخی کی شدّت کی وجہ سے وہ آنکھ کھولنے کی طاقت نہیں رکھتی تھی۔ اس کے والدین نے اسکا بہت علاج کرایا مگر کچھ آفاقہ نہ ہوا اور تکلیف بڑھتی گئی۔ ایک دن جب اس کی والدہ اُسے پکڑ کر اسکی آنکھوں میں دوائی ڈالنے لگی تو وہ ڈر کر یہ کہتے ہوئے بھاگ گئی کہ میں تو حضرت صاحب سے دم کراؤں گی۔ چنانچہ وہ بیان کرتی ہے کہ میں گرتی پڑتی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر پہنچ گئی اور حضور کے سامنے جا کر روتے ہوئے عرض کیا کہ میری آنکھوں میں سخت تکلیف ہے اور درد اور سرخی کی شدّت کی وجہ سے میں بہت بے چین رہتی ہوں اور اپنی آنکھیں تک نہیں کھول سکتی آپ میری آنکھوں پر دم کر دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیکھا تو میری آنکھیں واقعی خطرناک طور پر اُبلی ہوئی تھیں اور میں درد سے بے چین ہو کر کراہ رہی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی انگلی پر اپنا تھوڑا سا لعابِ دہن لگایا اور لمحہ کے لئے رُک کر (جس میں شائد حضور دل میں دعا کر رہے ہوں گے) بڑی شفقت اور محبت کے ساتھ اپنی یہ انگلی میری آنکھوں پر آہستہ آہستہ پھیر دی اور پھر میرے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا! ''بچی جاؤ اب خدا کے فضل سے تمہیں یہ تکلیف پھر کبھی نہیں ہوگی''۔

(روایت مسماۃ امتہ اللہ بی بی مہاجرہ علاقہ خوست)

مسماۃ امتہ اللہ بیان کرتی ہے کہ اسکے بعد آج تک جبکہ میں ستّر سال کی بوڑھی ہو چکی ہوں کبھی ایک دفعہ بھی میری آنکھیں دکھنے نہیں آئیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دم کی برکت سے میں اس تکلیف سے بالکل محفوظ رہی ہوں۔ حالانکہ اس سے پہلے میری آنکھیں اکثر دکھتی رہتی تھیں اور میں نے بہت تکلیف اٹھائی تھی۔ وہ بیان کرتی ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا لعاب دہن لگا کر میری آنکھوں پر دم کرتے ہوئے اپنی انگلی پھیری تو اس وقت میری عمر صرف دس سال تھی گویا ساٹھ سال کے طویل عرصہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس روحانی تعویذ نے وہ کام کیا جو اس وقت تک کوئی دوائی نہیں کر سکی تھی''۔ (سیرۃ حضرت مسیح موعودؑ پر حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ کی چار تقریریں۔۳۶۸)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEERPARK ROAD, LONDON SW19 3TL U.K.

’’الفضل ڈائجسٹ‘‘ کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت سیدہ محمودہ بیگم صاحبہؓ

ماہنامہ ’’مصباح‘‘ ربوہ دسمبر ۲۰۰۲ء میں حضرت سیدہ محمودہ بیگم (امّ ناصر) صاحبہؓ کے متعلق ایک تفصیلی مضمون تاریخ لجنہ اماء اللہ کے حوالہ سے شامل اشاعت ہے۔

۱۸۹۵ء میں جب حضرت مصلح موعودؓ کی عمر صرف ۷ برس تھی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحبؓ کے باطنی اخلاص پر نظر کرتے ہوئے اُن کے نام اپنے ایک مکتوب میں اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ اُن کی کسی لڑکی سے حضرت اقدسؑ کا کوئی بیٹا منسوب ہو۔ نیز فرمایا کہ ’’اس خیال کو ابھی قابل ذکر نہ سمجھا جائے کہ خود بچے بہت کمسن ہیں، ابھی بلوغ تک زمانہ پڑا ہے، وہی ہوگا جو خدا کی طرف سے مقدر اور اس کی نظر میں پسندیدہ ہے‘‘۔

اکتوبر ۱۹۰۳ء میں حضور علیہ السلام کے خیال نے عملی صورت اختیار کرلی اور حضرت سیدہ محمودہ بیگم صاحبہؓ کی شادی حضرت مصلح موعودؓ سے ہوگئی۔ آپؓ کو اللہ تعالیٰ نے سات بیٹے اور دو بیٹیاں عطا فرمائیں جن میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ (خلیفۃ المسیح الثالث) اور محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ (والدہ محترمہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ) بھی شامل ہیں۔ اس حوالہ سے حضرت سیدہ محمودہ بیگم صاحبہؓ امّ ناصر کے نام سے معروف ہوئیں۔

حضرت امّ ناصرؓ کو یہ فخر بھی حاصل ہے کہ آپؓ لجنہ اماء اللہ کے یوم تاسیس سے لے کر اپنی وفات تک (۳۶/سال) اس کی صدر رہیں۔ آپ بہت تقویٰ شعار اور مالی قربانی کرنے والی تھیں۔ ۱۹۱۳ء میں جب حضرت مصلح موعودؓ نے اخبار الفضل کے اجراء کی ضرورت محسوس فرمائی تو آپؓ نے اس جماعتی ضرورت کے لئے اپنے دو زیور پیش کردیے جو پونے پانچ سو روپے میں فروخت ہوئے۔ مسجد احمدیہ برلن کے لئے دو سو روپے پیش کئے۔ تحریک جدید کے پہلے انیس سالہ دَور میں آپ کا چندہ ۲۷۳۲/روپے تھا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت سیدہ امّ ناصرؓ نے بہت بے شر طبیعت پائی تھی۔ اُن کے وجود سے کبھی کسی کو تکلیف نہیں پہنچی۔ نیکی اور تقویٰ میں بہت بلند مقام تھا۔ یہ بات بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگی کہ اپنا سارا جیب خرچ (جو حضرت مصلح موعودؓ کی طرف سے ملتا تھا) چندہ میں دے دیتی تھیں اور اوّلین موصیوں میں بھی شامل تھیں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ بیان فرماتی ہیں کہ انہوں نے شادی کے بعد اس گھر کو اپنا گھر اور ہمیں اپنا بہن بھائی سمجھا۔ ایک گھڑی کو بھی محبت کے بغیر ان کا سلوک یاد نہیں۔ شرم و حیاء اور صبر و رضا اُن کی خصوصیات میں سے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کسی نہ کسی خدمت کی بہت خواہش رہتی تھی، وضو فرمانے لگتے تو لوٹا اٹھا کر پانی ہی ڈالنے لگتیں۔ دعاؤں میں بے حد شغف تھا۔

گو آپؓ نے کسی مدرسہ میں تعلیم حاصل نہ کی تھی لیکن قرآن کریم اور دینی تعلیم پر عبور حاصل تھا چنانچہ سینکڑوں لڑکیوں کو آپؓ نے قرآن مجید پڑھایا۔ عورتوں کے لئے بہت سے مضامین بھی آپؓ نے رقم کئے۔ لجنہ کے اکثر جلسوں کی صدارت فرماتیں۔ جلسہ سالانہ پر مستورات کے انتظام کی نگرانی بھی فرماتیں۔ خلافت جوبلی کے موقع پر لوائے احمدیت کے سُوت کاتنے والی صحابیات میں آپؓ بھی شامل تھیں۔ ۱۹۵۳ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے خواتین کو اپنے ہاتھ کی کمائی سے زائد آمد پیدا کرنے کا ارشاد فرمایا تو آپؓ نے اپنے ہاتھ سے ایک دوائی بنا کر فروخت کی اور اس کی آمد اشاعت اسلام کی خاطر پیش کردی۔

حضرت مصلح موعودؓ اُس وقت جابہ میں قیام فرما تھے جب حضورؓ کو حضرت سیدہؓ کی مری میں تشویشناک علالت کی اطلاع ملی۔ حضورؓ مری تشریف لے گئے لیکن حضورؓ کی تشریف آوری سے چند گھنٹے قبل ہی آپؓ کی وفات ہوچکی تھی۔ حضورؓ نے مری میں نماز جنازہ پڑھائی اور پھر جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں حضورؓ نے دوبارہ نماز جنازہ پڑھائی اور آپؓ کو حضرت اماں جانؓ کے مزار کے قرب میں سپرد خاک کردیا گیا۔

حضرت چودھری امین اللہ صاحبؓ

حضرت چودھری امین اللہ صاحبؓ کا ذکر خیر ان کے بیٹے مکرم چودھری محمد یوسف صاحب کے قلم سے روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ ۱۲/دسمبر ۲۰۰۲ء میں شامل اشاعت ہے۔

آپ ۱۸۸۶ء میں موضع ملیاں ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد حضرت چودھری محمد بخش صاحبؓ کا تعلق زمیندار متوسط گھرانہ سے تھا اور اُنہیں حضرت مسیح موعودؑ کے بارہ میں ایک مبشر خواب کے ذریعہ بہت پہلے اشارہ دیدیا گیا تھا۔ جب وہ حضرت اقدسؑ کی زیارت کے لئے ۱۸۹۸ء میں پہلی بار قادیان پہنچے تو فوراً دستی بیعت کرلی۔ واپس آکر اپنے بیٹوں کو بھی احمدیت قبول کرنے کی تلقین کی چنانچہ تینوں بیٹوں نے بھی اسی سال قبول احمدیت کی سعادت حاصل کرلی۔ جب برادری کو اس گھرانہ کے قبول احمدیت کا علم ہوا تو شدید مخالفت ہوئی اور کسی حد تک بائیکاٹ بھی کیا گیا۔ اسی دوران حضرت چودھری محمد بخش صاحبؓ کی وفات ہوگئی اور وہ اپنے ملکیتی کھیتوں میں ہی دفن کئے گئے۔ پھر تینوں بھائی تلاش معاش کے لئے اپنے گاؤں سے نقل مکانی کرگئے۔ بڑے حضرت چودھری محمد اسماعیل صاحبؓ نے محکمہ مال اور چھوٹے حضرت چودھری مہر اللہ صاحبؓ نے محکمہ ریلوے میں ملازمت کرلی جبکہ حضرت چودھری امین اللہ صاحب فوج میں بھرتی ہوکر بیرون ملک بھجوادیئے گئے۔ بعد ازاں تینوں بھائیوں نے قادیان میں زمینیں خرید کر مکانات تعمیر کروائے اور زرعی زمینوں کو مستقل چھوڑدیا۔

جنگ عظیم اوّل کے اختتام پر حضرت چودھری امین اللہ صاحبؓ نے قادیان میں سکونت اختیار کرلی، نظام وصیت سے بھی منسلک ہوگئے۔ نماز اور چندہ کی ادائیگی میں کبھی کوتاہی نہ کرتے۔ تحریک جدید کے دفتر اوّل کے مجاہد تھے۔ قرآن کریم سننے کا خاص اہتمام کرتے۔ ہر سال پندرہ دن کے لئے وقف عارضی پر جاتے اور ہر سال اپنے گاؤں جاکر اپنے عزیزوں کو بھی دعوت الی اللہ کرتے۔ آپؓ کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹوں اور چھ بیٹیوں سے نوازا۔ ایک بیٹا بچپن میں فوت ہوگیا باقی سارے اچھی تعلیم سے آراستہ اور بااولاد ہوئے۔

حضرت چودھری صاحبؓ ۱۹۴۷ء میں حفاظت مرکز کے سلسلہ میں ڈیوٹی دیتے رہے۔ اس دوران سکھوں کے ایک حملہ کے نتیجہ میں آپؓ اور آپؓ کے بھائی حضرت چودھری محمد اسماعیل صاحبؓ شدید زخمی ہوئے۔ پہلے نور ہسپتال میں علاج ہوتا رہا اور پھر اسی حالت میں ہجرت کرکے لاہور پہنچے جہاں میو ہسپتال میں زیر علاج رہ کر صحت یاب ہوئے۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ مَیں قادیان میں صدر انجمن کی ملازمت میں تھا جو لاہور آنے کے بعد بحال ہوگئی جبکہ والد صاحب (حضرت چودھری صاحبؓ) کو ایک مکان لاہور میں الاٹ ہوگیا اور اس طرح یہ گھرانہ کچھ پُرسکون ہوگیا۔ ۱۹۵۰ء میں آپؓ کو سلانوالی ضلع سرگودھا میں زرعی اراضی اور مکان الاٹ ہوگیا۔ جلد ہی سلانوالی میں جماعت قائم ہوگئی اور آپؓ نے اراضی پر کاشت کا سلسلہ شروع کردیا جو بہت بابرکت ہوا۔ ۱۹۵۳ء کے فسادات میں سلانوالی کے احمدیوں کا بھی بائیکاٹ کردیا گیا جبکہ آپؓ کی والدہ حضرت کرم بی بی صاحبہؓ جو موصیہ تھیں اور اسی دوران وفات پاگئی تھیں، اُن کا جنازہ بھی ربوہ لے جانے نہیں دیا گیا چنانچہ اُن کی تدفین امانتاً سلانوالی میں ہی کرنا پڑی۔ لمبا عرصہ کھانے پینے کی اشیاء نہ ملنے کی وجہ سے آپؓ کو معدہ میں خرابی کی شکایت پیدا ہوئی جو بعد ازاں ٹائیفائیڈ میں بدل گئی۔ لاہور میں بھی زیر علاج رہے لیکن ۲۱/اگست ۱۹۵۴ء کو وفات ہوگئی۔ جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

ادارہ مدرسۃ الحفظ ربوہ

حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک فرمائی تھی کہ قرآن کریم کی برکات کو عام کرنے کے لئے ہماری جماعت میں بکثرت حفاظ ہونے چاہئیں چنانچہ آپؓ کے دور خلافت میں ۱۹۲۰ء سے قبل حافظ کلاس کا آغاز ہوچکا تھا اور اسی کلاس سے حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحبؒ نے ۷/اپریل ۱۹۲۲ء کو قرآن حفظ کیا تھا۔ آپؒ کے ساتھ بارہ طلباء اس حافظ کلاس میں شامل تھے۔ اوائل میں اس کلاس کے معلم مکرم حافظ سلطان حامد صاحب ملتانی تھے۔ ۱۹۳۲ء میں اُن کی وفات کے بعد مکرم حافظ کرم الٰہی صاحب آف گولیکی گجرات معلم مقرر ہوئے۔ بعد ازاں ۱۹۳۵ء سے مکرم حافظ شفیق احمد صاحب کی زیرنگرانی حافظ کلاس جاری رہی اور قادیان سے احمد نگر اور پھر مسجد مبارک ربوہ میں منتقل ہوئی۔ ۱۹۶۹ء میں اُن کی وفات کے بعد کچھ عرصہ حافظ محمد یوسف صاحب پڑھاتے رہے اور جون ۱۹۶۹ء سے مکرم حافظ قاری محمد عاشق صاحب کو تدریس کی سعادت ملی۔ یہ مدرسہ پہلے جامعہ احمدیہ کے دو کوارٹرز اور پھر مسجد حسن اقبال میں جاری رہا پھر طبیہ کالج ربوہ کی عمارت میں منتقل کردیا گیا اور ۴/فروری ۱۹۷۶ء کو اسے مدرسۃ الحفظ کا نام دیا گیا۔ اس دوران کئی اساتذہ مختصر مدت کے لئے آتے رہے لیکن محترم قاری محمد عاشق صاحب مستقل اس کے نگران رہے۔ جون ۲۰۰۰ء میں اس مدرسہ کو نظارت تعلیم کے سپرد کردیا گیا اور پھر اسے راولپنڈی گیسٹ ہاؤس کی نئی عمارت میں منتقل کردیا گیا جس میں متعدد کلاس رومز، دفاتر، سٹاف روم، کامن روم، لائبریری کے علاوہ ہوسٹل اور دیگر بہت سی رہائشی عمارتیں موجود ہیں۔ مدرسہ کے موجودہ پرنسپل مکرم حافظ مبارک احمد ثانی صاحب ہیں اور تدریسی سٹاف میں سات حفاظ کرام شامل ہیں جو طلباء کی تدریس کے علاوہ اُن کی علمی اور جسمانی صلاحیتوں کے فروغ کی طرف بھی توجہ دیتے ہیں۔ ۱۰۷/طلباء کو پانچ احزاب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ۵۳/طلباء کا قیام ہوسٹل میں ہے۔ ان سب بچوں کی تربیت کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔

جنوری ۱۹۶۹ء سے پہلے کے حفاظ کا ریکارڈ موجود نہیں ہے۔ اس کے بعد سے ستمبر ۲۰۰۲ء تک مدرسہ سے ۲۳۳/طلباء نے قرآن کریم حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی ہے جن کا تعلق پاکستان کے علاوہ نائیجیریا، غانا، فجی، یوگنڈا، ماریشس اور سیرالیون سے بھی ہے۔

مدرسۃ الحفظ کے بارہ میں یہ مضمون مکرم قاری حافظ مسرور احمد صاحب کے قلم سے روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ ۹/دسمبر ۲۰۰۲ء میں شامل اشاعت ہے۔

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@hotmail.com

Vol. 10 Friday, June 27, 2003 Issue No. 26

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَاللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (التوبہ:۱۸)

کینیا کے مشرقی صوبہ کمبانی میں کیہوٹی کے مقام پر مسجد احمدیہ کا شاندار افتتاح

(محمد افضل ظفر ۔ مبلغ سلسلہ)

''کمبانی'' کینیا کے ایک مشرقی صوبہ کا نام ہے کیونکہ یہاں ''اکامبا'' قبیلہ کے لوگ بکثرت آباد ہیں۔ تین سال قبل اس علاقہ میں کوئی بھی احمدیت کے نام سے واقف نہ تھا۔ گزشتہ تین سالوں میں جماعت کو اس علاقہ میں کام کرنے کی توفیق ملی اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقہ میں ۱۲ سے زائد جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور چار معلمین مصروف خدمت ہیں۔ علاوہ ازیں جماعت کو اس علاقہ میں اب تک تین پختہ مساجد بنانے کی توفیق بھی ملی ہے اور پانچ مقامات پر کرایہ کے مکانوں میں نماز سنٹر قائم کئے گئے ہیں۔ اس علاقہ میں سب سے پہلے (Kathani) نامی قصبہ (جوکہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے) میں جماعت کو برلب سڑک ایک خوبصورت مسجد اور چھوٹا سا مشن ہاؤس تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ پھر اس سے تقریباً دس کلومیٹر دور '' ککومبا'' نامی گاؤں میں ایک پختہ مسجد تعمیر کی گئی اور اب Kathani قصبہ سے مشرقی جانب صرف چار کلومیٹر دور ''کیہوٹی'' گاؤں میں جماعت کو ایک خوبصورت مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے جس کا افتتاح ۳۰/مارچ ۲۰۰۳ء بروز اتوار مکرم مولانا وسیم احمد صاحب چیمہ امیر و مبلغ انچارج کینیا نے کیا۔

کیہوٹی اور کاریانی دونوں مچاکوس ہیڈ کوارٹر سے چالیس میل کے فاصلہ پر ایک خوبصورت اور پُرفضا وادی میں نہایت خوبصورت آبادیاں ہیں۔ یہاں کے لوگ سو فیصد عیسائی تھے مگر اب بفضل خدا جماعت احمدیہ کو اس علاقہ میں فروغ حاصل ہو رہا ہے اور لوگ آہستہ آہستہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے متعارف ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں۔ امید ہے مستقبل قریب میں یہاں کی اکثریت حلقہ بگوش اسلام ہو جائے گی۔ انشاءاللہ۔

۳۰/مارچ کو موسم صبح سے ابر آلود تھا اور گزشتہ رات کی طوفانی بارش کی وجہ سے کیچڑ بھی بہت زیادہ تھا۔ وقفہ وقفہ سے بارش ہو رہی تھی مگر اس کے باوجود

مسجد احمدیہ کیہوٹی کا ایک خوبصورت منظر

گیارہ بجے تک کیہوٹی کی نو تعمیر شدہ مسجد کے احاطہ میں ۲۰۰ کے قریب افراد جمع ہو چکے تھے جن میں زیادہ تر مقامی باشندے تھے۔ آہستہ آہستہ تعداد بڑھنے لگی۔ آس پاس کی جماعتوں سے احمدی احباب بھی پہنچنے شروع ہو گئے جن میں سے اکثریت دور دور سے پیدل چل کر آ رہی تھی۔ دریں اثناء شدید بارش شروع ہوگئی تاہم مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔ تقریباً ساڑھے بارہ بجے مکرم امیر صاحب مع قافلہ نیروبی سے کیہوٹی پہنچے۔ احباب اور معززین علاقہ نے آپ کا پرتپاک استقبال کیا۔

کارروائی کا آغاز ایک بجے بعد نماز ظہر تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا جو مکرم مولوی محمد صاحب معلم مؤلا جماعت نے کی۔ بعدۂ مکرم امیر صاحب نے احسن رنگ میں اسلامی معاشرہ میں مسجد کا کردار اور اس کی تعمیر کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مساجد اور دیگر عبادتگاہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں اس لئے وہ امن اور بھائی چارے اور اتفاق واتحاد کو فروغ دینے اور لوگوں کو علم کے نور سے منور کرنے میں ممد ثابت ہوتی ہیں۔ اس لئے ہم نے اللہ کے گھر کو آباد رکھنا ہے اور اس کی صفائی وستھرائی کا خیال رکھنا ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ اسلام دیگر مذاہب کی عبادتگاہوں کو بھی عزت واحترام عطا کرتا ہے۔ آپ نے مسجد کی تعمیر میں مقامی جماعت کے تعاون کا بھی شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد خاکسار نے بطور ریجنل مبلغ، مکرم امیر صاحب اور ان کے ساتھ تشریف لانے والے احباب اور مقامی احباب کا شکریہ ادا کیا جو اس تقریب میں شامل ہوئے۔

اس مسجد کی تعمیر دو مخلص احمدی معماروں نے کی ہے جو آپس میں سگے بھائی ہیں اور نیروبی شہر کی نواحی جماعت کیرانی سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے ایک ماہ کے مختصر عرصہ میں عام اندازے سے کم خرچ پر یہ مسجد تعمیر کی ہے۔ آج کل یہ مابیرا میں ایک اور مسجد بنا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے اور مقبول خدمات کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

مسجد کے ساتھ دو کمرے بھی ہیں جہاں نرسری سکول کھولنے کا ارادہ ہے۔ اس علاقہ میں بولی جانے والی زبان Kikamba میں قرآن کریم کا ترجمہ بھی شائع ہو گیا ہے۔ انشاء اللہ یہ ترجمہ لاکھوں افراد کی ہدایت و رہنمائی کا موجب بنے گا۔

قارئین سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اس علاقہ میں دن دونی رات چوگنی ترقی دے اور یہ سارا علاقہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نور سے منور ہو جائے۔ آمین

......☆......☆......

کایاریجن (برکینا فاسو) میں خدام الاحمدیہ کے دوسرے سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: ظفر اقبال ساھی ۔ مبلغ سلسلہ برکینا فاسو)

کایاریجن (برکینا فاسو) میں خدام الاحمدیہ کا ریجنل اجتماع ۲۶/اور ۲۷/اکتوبر ۲۰۰۲ء کو منعقد ہوا۔ اجتماع کی تیاری تقریباً ڈیڑھ ماہ قبل شروع کر دی گئی تھی جس کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ یہ اجتماع کایاریجن میں منعقد ہو۔

مقام اجتماع اور اجتماع کی طرف آنے والے راستوں کو خوبصورتی سے سجایا گیا۔

افتتاحی تقریب کے لئے مکرم سواڈو گو عیسیٰ صاحب صدر جماعت احمدیہ کایا شہر کو مدعو کیا گیا۔ جب وہ پنڈال میں تشریف لائے تو فضا نعرہ ہائے تکبیر، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے گونج اٹھی۔

افتتاحی تقریب ٹھیک چار بجے شام شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن پاک مکرم عبدالحئی ودار گو نے کی۔ اس کے بعد مکرم نعیم احمد سواڈو گو، ریجنل قائد خدام الاحمدیہ نے خدام کا عہد دہرایا۔ اس کے بعد مکرم صدر صاحب نے خدام سے خطاب کیا۔ آپ نے خدام کو بتایا کہ یہ اجتماع کوئی دنیاوی تقریب نہیں بلکہ خالصتاً مذہبی تقریب ہے لہذا ان ایام میں ذکر الٰہی، نمازوں کی پابندی اور ڈسپلن کو قائم رکھیں۔

افتتاحی تقریب کے بعد نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھی گئیں۔

دوسرا اجلاس سیکرٹری سپورٹس مجلس خدام الاحمدیہ برکینا فاسو مکرم مجیبو کوناٹے صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم ریجنل قائد صاحب نے ''احمدیت کی ترقی میں خدام کا کردار'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد دوسری تقریر مکرم دابو عبدالمجید صاحب نے ''احمدیت یعنی حقیقی اسلام'' کے موضوع پر کی اور اس کے بعد مجلس سوال وجواب ہوئی جو صبح ایک بجے تک جاری رہی۔ شہر کی ایک اہم شخصیت بھی اس مجلس میں شامل تھی۔ ایک کیپٹن جو کہ عیسائی تھے وہ بھی اس مجلس میں شامل ہوئے اب خدا کے فضل سے مسلمان ہیں۔

دوسرے روز کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جس کے بعد خلافت کی اہمیت کے موضوع پر درس دیا۔

ناشتہ کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے جس میں فٹ بال کے میچ اور مختلف دوڑیں شامل تھیں۔

تیسرے اور اختتامی اجلاس کی صدارت مکرم امیر صاحب برکینا فاسو نے کی۔ تلاوت اور عہد کے بعد ریجنل قائد صاحب نے رپورٹ پیش کی جس کے بعد مقابلوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

مکرم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں خدام کو احمدیت قبول کرنے کے بعد آنے والی مشکلات اور معاشرہ میں ایک احمدی کا مقام اور دوسروں کے لئے ایک احمدی کو نمونہ ہونا چاہئے پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اختتامی دعا کے بعد یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

امسال گیارہ گاؤں سے خدام سائیکلوں پر تشریف لائے جن میں سے بعض نے لمبا سفر طے کیا۔ اس طرح کل سترہ گاؤں سے ۲۶۷ خدام شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اجتماع میں شامل ہونے والے سب خدام کو اپنے فضلوں اور برکتوں سے نوازے۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔